الله اکبر

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ للخواص مع العوام و عجالہ دافعہ للشکوک مع الاوہام المسمی

26

تبصرہ فی تحقیق الاشربہ

تصنیف عالم المعی فاضل لوذعی مولانا محمد عبد العلیم صاحب حنفی اعظم گڈہی حسب فرمایش ارسطوی زمان حکیم سید محمد ایوب صاحب موہانی

در مطبع دبدبہ احمدی واقع لکھنؤ رونق طبع یافت

سنہ ۱۳۰۹ھ

فیوض مبارکپوری مدرس عربی مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور کی خدمت مین پیش کیا۔ جناب ممدوح نے باوجود ضیق وقت اور کثرت مشاغل کے ایسا جواب باصواب دیا کہ خود انتصار جیسپر شیدا اور تحقیق جسپر فدا ہی اگر مفتریون مین انصاف ہوتا تو اس جواب دندان شکن کے بعد پھر کبھی افترا کا نام نہ لیتے۔ مگر افسوس تو یہ ہی کہ اونکے پاس انصاف کہان اور اگر عقل ہوتی تو اس ہدایت کے بعد کچھہ سمجھتے اور اعتراف کرتے لیکن حیف ہی کہ اونکو ادراک کہان۔

بہرکیف ہمنے نقل استفتا مولویصاحب موصوف سے لیا اور اوسکا نام تبصرۃ فی تحقیق الاشربہ رکھا اور اس غرض سے چھپوا کر شایع کیا تا نفع عام ہو وھو حسبی نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر

استفتا

علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کیا فرماتے ہین کہ حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری نے جواپنی کتاب الکلام المبین کے صفحہ ۶۸ مین یہ تحریر کیا ہی کہ شراب گیہون اور جو وغیرہ (سواے چار شرابون کے) امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک مطلقاً قلیل ہو خواہ کثیر سب حلال ہی اور اوسکی سند مین جامع صغیر مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۱۵۲ اور ہدایہ مطبوعہ مصطفائی کے صفحہ ۳۹۱ و ۳۹۴ جلد ۴ اور در مختار مع شامی مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۲۹۸ جلد ۵ کا حوالہ دیا ہی وہ صحیح ہی یا غلط۔ جواب مین عبارت کتب مذکورہ کی بھی مع ترجمہ مطلب کے درکار ہی۔ بینوا توجروا

ہو المصوب

قبل اسکے کہ جواب مستفتی کا دیا جاے چند امور کا معلوم کرنا ضروری ہے۔
اول یہ کہ شراب عرب مین ہر پینے کی چیز کو کہتے ہین جیسے گلاب۔ کیوڑا۔ سرکہ۔ تاڑی سیندھی۔ خمر۔ حریرہ۔ شوربا۔ شربت وغیرہ انمین بعض حلال ہین بعض حرام۔
دوسرے یہ کہ اہل عرب جن چیزون سے اشربہ بناتے تھے اونکی چار قسمین تھین۔ انگور۔ خرما۔ منقی اور حبوب جیسے گیہون۔ جو۔ جوار وغیرہ اور پانی جو ان چیزون کے بھگونے یا نچوڑنے سے حاصل ہوتا ہی اوسکی دو قسمین ہین۔ خام اور پختہ۔ پھر پختہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا سبل السلام والصلوٰۃ علی من علمنا الحلال والحرام وعلی آلہ و
اصحابہ البررۃ الکرام وتبعھم و تبع التابعین من العلماء والمجتہدین العظام الذین
بذلوا جہدھم فی مرضاۃ الرب العلام اما بعد خادم الاطبا سید محمد ایوب عفا اللہ عن
ذنوبہ ابن سید الحکما زبدۃ الاطبا حکیم سید محمد اسحاق حاذق حسان سہسوانی رحمۃ اللہ
علیہ خدمت میں اہل اسلام کے عرض پرداز ہے کہ مصداق خبر صادق مصدوق لعن آخر ہذہ
الامۃ اولہا اس زمانہ پر آشوب میں حضرات غیر مقلدین پیدا ہوئے سلف صالحین
وخلف متقین علماء ربانیین پر زبان درازیاں کرنے لگے کبھی ائمہ اعلام پر اعتراض کبھی
علمائے عظام پر طعن نوبت باینجا رسید کہ صحابہ کرام کو مبتدع ٹھہرایا اور ائمہ مجتہدین کو محرف دین
بتایا انا للہ وانا الیہ راجعون سفہائے عوام بیچارے تو درکنار انکے خواص کی یہ حالت کہ صریح
بے ادبیاں بزرگان دین پر صاف صاف شان اکابر دین پر انکا شعار ہے الحمد للہ حفظنا من تلک الخرافات
لیکن چونکہ الحق یعلو ولا یعلیٰ ہمیشہ علمائے اہل حق انپر غالب رہے چنانچہ
اب جناب ذوالفقار علی صاحب ملیح آبادی نے ایک استفتا علامۂ زمان فہامۂ دوران
عالم جلیل فاضل نبیل مولانا ابو الفضل مولانا جناب ابو الاحمد محمد عبد الحلیم صاحب ادام اللہ

اول صورت یہ ہی کہ منقے پانی مین بھگو دیا جاوے اور چھوڑ دیا جاوے یہانتک کہ اوسکی تیزی پانی مین آجائے اہل عرب اسکو نقیع بولتے ہین —

دوسری صورت یہ ہی کہ پانی منقے کا لیکر کچھہ پکا لیا جاوے اسکو عرب مین نبیذ الزبیب کہتے ہین

خرما سے جو پانی لیا جائے اوسکی تین صورتین ہین —

پہلی صورت یہ ہی کہ اوسکا پانی لیا جائے اہل عرب اوسکو سکر کہتے ہین —

دوسری صورت یہ ہی کہ خام خرمے کا پانی لیا جاوے اوسکو اہل عرب فضیخ بولتے ہین —

تیسری صورت یہ ہی کہ خرما اور خرمای نیم پختہ کا پانی لیا جاوے اسکو اہل عرب نبیذ بولتے ہین —

اسیطرح جو پانی گیہون۔ جو۔ جوار۔ شہد۔ اور انجیر وغیرہ سے حاصل ہوتا ہی اوسکو بھی اہل عرب مطلقًا نبیذ بولتے ہین —

اب جاننا چاہیے کہ خمر حقیقی کی حرمت تو قرآن مین آئی ہی جو قطعی ٹھہری اور جسکا منکر کافر ہوگا باقی اشربہ جو مذکور ہوئے اونمین اگر سکر آجاوے تو وہ بھی حرام ہین اور اونپر بھی اطلاق خمر کا مجازًا ہوگا۔ مگر اونکی حرمت ظنی ٹھہریگی جسکا منکر گنہگار رہیگا نہ کافر —

چنانچہ یہی حکم تمام قطعیات اور ظنیات مین ہی جیسے صلوۃ خمسہ اور صوم رمضان اور زکوۃ کا منکر کافر ہوگا اور نماز عیدین اور وتر اور صدقہ فطر اور صوم رجب کا منکر گنہگار ہوگا نہ کافر لیکن اگر سوای خمر حقیقی کے اشربہ مذکورہ مین سکر نہ آوے تو وہ حرام نہونگی چنانچہ احکام اوسکے بالتصریح آیندہ بیان ہونگے —

اسکے سوا بہت سی ایسی چیزین ہین جنمین فی نفسہ سکر نہین ہی مگر عارضی طور سے سکر پیدا ہو جاتا ہی جیسے سرکہ تند۔ رس نیشکر تند۔ زعفران۔ اجوائن اور ما سوا اسکے صدہا اس قسم کی چیزین ہین کہ فی نفسہ مسکر نہین مگر کثرت کے باعث یا اور کسی وجہ سے سکر پیدا ہو جاتا ہی مثلًا کوئی بہت سا سرکہ یا تیز رس نیشکر کا پی لیوے یا زعفران اور اجوائن بہت سی کھا لیوے تو البتہ سکر آجاویگا مگر یہ چیزین تھوڑی حلال ہین اور زیادہ

کی دو صورتین ہین پہلی صورت یہ ہے کہ اسقدر پکایا جاوے کہ دو ثلث جلجاوے اور ایک ثلث باقی رہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اسقدر پکایا جاوے کہ دو ثلث سے کم جلے خواہ ثلث جلے یا نصف۔ ان سب صورتون مین تین حالتین ہین۔ میٹھا ہو۔ یا تیز ہو کر زبان کاٹے یا بیجوش ہو۔

انگور سے جو اشربہ بنائے جاتے تھے اونکی پانچ قسمین ہین۔

اول قسم انگور کا خام پانی ہے جو چھوڑ دیا جاوے یہانتک کہ جوش آجاوے اور تیزی پیدا ہو جاوے اور جھین لاوے۔ اسکو بالاتفاق خمر کہتے ہین اور لغت اور شعرا کا قول دال ہے کہ یہی معنی حقیقی خمر کے ہین۔ چنانچہ قاضی شوکانی نے منتقی الاخبار مین بکا دالنہ تبار ہاہے واعلم ان الخمر یطلق علی عصیر العنب المشتد اطلاقا حقیقیا بالاجماع یعنی جانو کہ اجماع اسپر ہے کہ جب خمر بولتے ہین تو حقیقۃً اوسکا اطلاق انگور کے شیرۂ مشتد پر ہوتا ہے اور جار اللہ زمخشری تفسیر کشاف مین لکھتا ہے والخمر ما غلا واشتد وقذف بالزبد من عصیر العنب یعنی اور خمر وہ شیرہ انگور کا ہے جو جوش مارے اور تیز ہو جاوے اور جھین لاوے ہین باقی مسکرات پر خمر کا اطلاق مجازاً ہوگا۔

دوسری قسم انگور کا پانی لیکر کچھ پکالیا جاوے اسکو عرب مین باذق کہتے ہین۔

تیسری قسم انگور کا پانی اسقدر پکایا جاوے کہ نصف جلجاوے اور نصف باقی رہے عرب مین اسکو منصف کہتے ہین۔

چوتھی قسم انگور کا پانی اسقدر پکایا جاوے کہ دو ثلث جلجاوے اور ایک ثلث باقی رہے اور گاڑھا ہو جاوے عرب مین اسکو طلا اور مثلث کہتے ہین۔

پانچوین قسم انگور کا پانی ہے جسمین کچھ پانی ملایا جاوے اور اسقدر پکایا جاوے کہ ایک ثلث جلجاوے اور دو ثلث باقی رہجاوے عرب مین اسکو جمہوری کہتے ہین۔

منقے سے جو اشربہ بنائے جاتے تھے اونکی دو صورتین ہین۔

منہ سے بجھاوین اور اللہ تعالی اپنے نور کو ضرور پورا کریگا اگرچہ منکرین کو برا معلوم ہو
اب ہدایہ اور درمختار مع شامی اور جامع صغیر کے وہ مقامات جنسے علامہ صاحب نے کچھ لکھا
ہوا ہی اور مستفتی اوسکی نقل مع ترجمہ چاہتا ہی لکھے جاتے ہین اور توضیح و تشریح ضروری بھی کیجاتی ہی
ہدایہ صفحہ ۴۹۲ مطبوعہ مصطفائی جلد ۴ کتاب الاشربہ یہ کتاب پینے کے چیزون کے بیان مین
الاشربة المحرمة اربعة شراب جو حرام ہین چار قسم کی ہین الخمر وھی عصیر العنب اذا غلی و
اشتد وقذف بالزبد پہلی خمر ہی اور یہ انگور کا شیرہ ہی جو چھوڑ دیا جاے یہانتک کہ جوش مارے
اور تیز ہوجاے اور جھین لاوے یعنی نشہ آجاے والعصیر اذا طبخ حتی یذھب اقل من ثلثیہ
وھو الطلاء المذکور فی الجامع الصغیر دوسرا انگور کا شیرہ ہی جو پکایا جاے اسقدر کہ دو
ثلث سے کم جلا اور اوسمین سکر آجاے اسکو جامع صغیر مین طلا لکھا ہی ونقیع التمر وھو السکر
تیسرے خرمے کا بھگویا ہوا پانی جو چھوڑ دیا جاے یہانتک کہ جوش آجاے اور تیز ہوجاے اسکو
سکر کہتے ہین ونقیع الزبیب اذا اشتد وغلی چوتہے منقے کا بھگویا ہوا پانی جو چھوڑ دیا جاے
اور جوش آجاے اور تیز ہوکر سکر ہوجاے ۔ اسکے بعد صاحب ہدایہ ہر ایک کے احکام بیان
کرتے ہین اما الخمر فالکلام فیہا فی عشرۃ مواضع لیکن خمر کے متعلق دس موقع مین
کلام کیا جاتا ہی احدھا فی بیان مائیتھا وھی النی من ماء العنب اذا صار مسکرا و
ھذا عندنا وھو المعروف عند اھل اللغۃ واھل العلم پہلا موضع یہ ہی کہ حقیقت خمر کی یہ ہی
کہ وہی انگور کا خام پانی ہو کہ اوسمین نشہ پیدا ہوجاے یہ ہمارے نزدیک ہی اور اہل لغت اور اہل علم
کے نزدیک بھی مشہور ہی وقال بعض الناس ھو اسم لکل مسکر اور بعضون نے کہا ہی کہ خمر ہر سکر
کو کہتے ہین اور اپنے دعوے پر یہ دلیل لاتے ہین لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام کل مسکر خمر
وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الخمر من ھاتین الشجرتین واشار الی الکرمۃ والنخلۃ ولانہ
مشتق من مخامرۃ العقل وھو موجود فی کل مسکر اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ کل سکر خمر ہی اور فرمایا ہی کہ خمر ان دونون درختون سے ہوتا ہی اور اشارہ کیا خرما اور انگور کے

کہ جس سے نشہ کا احتمال ہو حرام ہین۔ اسیقدر کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حلال کہتے ہین
اور کثیر کو حرام اور اسمین کچھ امام صاحب متفرد نہین ہین بلکہ ایک جماعت غفیرہ
مذاہب اربعہ و محدثین کی اونمین شریک ہی چنانچہ رد المحتار مین اسکی بحث بالطوالت مذکور
ہی جب امور مذکورہ بالا معلوم ہوچکی تو مستفتی کا جواب دیا جاتا ہی۔
جناب علامۂ زمان صاحب کلام البناہ نے جو تحریر فرمایا ہی (کہ سوای چار شرابون کے
امام اعظم کے نزدیک سب حلال ہی قلیل ہو خواہ کثیر) اگر شراب سے مراد اونکی خمر ہی تو
امام صاحب پر محض افترا ہی کیونکہ امام ممدوح خمر کے نجس ہونے کے قائل ہین اور اوسکے
حلال جاننے والے کو کافر کہتے ہین اور اگر کوئی ایک قطرہ اوسکا پی لیوے تو اوسپر
حد جاری کرنیکا حکم دیتے ہین۔ چنانچہ یہ بات مہ بہی جانتا ہوگا جسنے چھوٹی چھوٹی
بھی کتاب حنفیہ کی دیکھی ہو گی۔
اور اگر اونکی مراد دوسری مسکرات ہین تو بہی محض غلط ہی کیونکہ امام ممدوح مسکرات کو
حرام کہتے ہین اسکو ہم بتفصیل آئندہ بیان کرینگے۔
اور اگر اونکی مراد یہ ہی کہ تمام اشربہ جو فی نفسہ مسکر نہیں ہین اور کسی عارضی وجہ سے سکر پیدا
کردیتی ہین یا جو اشربہ مباحہ ہین وہ تمام امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حلال ہین تو صحیح
اور بجا ہی مگر اسکی وجہ سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنا ایسی ہی علامہ کا کام ہی
اسواسطے کہ اس قسم کے صدہا ہزارہا اشربہ ہین جو برابر استعمال کیے جاتے ہین جیسے شربت شکر
شربت آلو۔ شربت عناب۔ شراب الصالحین۔ سرکہ وغیرہ کہ انکو کون صاحب عقل حرام
کہیگا اور جو عبارت ہدایہ و درمختار و جامع صغیر کا حوالہ دیا ہی اوسکے مضامین کے سمجھنے کی
کوشش نہین فرمائی یا دیدہ دانستہ چشم پوشی کرکے ایسی راہ دکھائی ہی کہ ناسمجھونکو مغلطہ پڑے
اور امام صاحب کی نسبت سوء ظن پیدا ہو شاید اس آیہ پاک سے بیخبری ہی یریدون لیطفؤا
نور اللہ بافواہھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنی لوگ ارادہ کرتے ہین کہ خدا کی نور کو

نازل ہوا ہے اوسکو قرآن کہتے ہین ہر کتاب کو قرآن نہین کہتے) اس سے صاف معلوم ہوا اگر
کسی لفظ کے معنی عام ہون تو اوس سے یہ نہین لازم آویگا کہ اوسکا مسمی ایک خاص شی نہو۔
اسیطرح عقل کے مختل کرنیوالی ہر چیز جیسے افیون۔ دھتورا۔ بھنگ وغیرہ خمر نہوگی۔
والحدیث الاول طعن فیہ یحیی بن معین اور حدیث اول (یعنی کل مسکر خمر) اوسکا حال یہ ہے،
کہ اوسپر یحیی بن معین نے (جو فن حدیث اور اسمار رجال کے امام ہین اور امام احمد حنبل اونکی
شان ہین فرماتے ہین کہ جس حدیث کو یحیی بن معین نہ پہچانین وہ حدیث نہین
ہے) طعن کیا ہے یعنے کہا ہے کہ یہ حدیث جناب پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وعلے آلہ وسلم سے ثابت نہین ہے پس یہ حدیث قابل سند نہین ہے
والثانی ارید بہ بیان الحکم اذ ھو اللائق بمنصب الرسالۃ اور دوسری حدیث (یعنی الخمر
من ہاتین الشجرتین) اوس سے مراد صرف حکم کا بیان ہے کیونکہ منصب رسالت کی لائق یہی بات ہے
کہ خدا کیطرف سے احکام حلت و حرمت کی بیان کرین نہ کہ حقیقت اور مجاز سکھاوین) والثانی
فی حد ثبوت ھذا الاسم اور دوسرا موضع اون تین مواضع سے یہ ہے کہ شیرۂ انگور مین کونسی
حالت پیدا ہونے پر خمر کا اطلاق ہوگا وھذا الذی ذکر فی الکتاب قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ
اور جو متن مین تین باتین مذکور ہوئین یعنی جوش آنا اور تیزی پیدا ہوجانا اور جھین لانا امام صاحب
کا قول ہے وعندھما اذا اشتد صار خمرا ولا یشترط القذف بالزبد لان الاسم یثبت بہ
اور صاحبین کے نزدیک جبکہ جوش مارے اور تیز ہوجاے تو اوسکا نام خمر ہوجائیگا جھین لانا شرط
نہین ہے وکذا المعنی المحرم بالاشتداد وھو المؤثر فی الفساد اور اسی سے معنی محرم بالاشتداد
کے ہین اور وہی فساد مین مؤثر ہے ولابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ان الغلیان بدایۃ الشدۃ
وکمالھا بقذف الزبد وسکونہ اذ بہ یتمیز الصافی من الکدر اور امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ جوش
آنا شدت کی ابتدا ہے اور اوسکی انتہا اوسوقت ہوگی کہ جب جھین لاوے اور سکون ہوجاے کیونکہ اوسی
سے صاف اور تلچھٹ کی تمیز ہوسکتی ہے نہ قبل اسکے مطلب یہ ہے کہ جب تک پورے طور سے یقینا سکر

دفت کی طرف اور اسواسطے کہ خمر مشتق ہی مخامرۃ عقل سے یعنی جو چیز عقل کو مختل کر دے
اور یہ بات ہر مسکر مین موجود ہی۔ اسکے بعد صاحب ہدایہ حنفیہ کیجانب سے اون دلیلون کو رد کر
اور فرماتے ہین ولنا انه اسم خاص باطباق اهل اللغة فی ما ذکرناه ولهذا اشتهر استعماله
فیه وفی غیره غیره اور ہماری دلیل یہ ہی کہ باتفاق اہل لغت خمر خاص انگور کے شیرہ خام مسکر کا
نام ہی اسیوجہ سے خمر اوسکو بولتے ہین اور دوسرے مسکرات کو دوسرے نامون سے جیسے خرما کی
نبیذ مسکر کو سکر اور انگور کے پختہ پانی کو طلا کہتے ہین جس سے صاف معلوم ہوا کہ خمر اور چیز
ہی اور سکر اور طلا اور چیز ہی) ولان حرمة الخمر قطعية وهي في غيرها ظنية اور دوسرے
دلیل ہماری یہ ہی کہ خمر کی حرمت قطعی ہی اور دوسرون کی حرمت ظنی (جیسا کہ تمہید مین خمر
اور اسکے احکام کے بیان کیا گیا) وانما سمی خمرا لتخمره لا لمخامرته العقل (اور خمر کا نام جو خمر رکھا ہی
اسکی وجہ یہ ہی کہ اوسکا خمیر اوٹھاتے تھے نہ اسوجہ سے کہ اوس سے اختلال عقل ہوتا تھا) علی ان ما
ذکرتم لا ینافی کون الاسم خاصا فیه (علاوہ اسکے اگر وجہ تسمیہ کی مخامرۃ العقل ہی مان لیجاے
تو بھی یہ بات اسکی منافی نہین ہی کہ خمر خاص شیرہ انگوری کا نام ہو۔ اور اوسکی دلیل صاحب
ہدایہ یہ لاتے ہین) فان النجم مشتق من النجوم وهو الظهور ثم هو اسم خاص للنجم المعروف
لا لكل ما ظهر (اسواسطے کہ نجم مشتق نجوم سے ہی اور نجوم کے معنے صرف ظاہر ہونیکے ہین پھر خاص
ستارون کا نام ہو گیا نہ کہ کل اون چیزون کا نام رہا جو ظاہر ہون) وهذا كثير النظير (اور اسکی
نظیرین بہت سی ہین) جیسے قارورہ قرار سے ماخوذ ہی یعنی جو چیز کہ اوسمین کوئی چیز قرار لے
اس اعتبار سے گھڑا مٹکا کوزہ مکان سب قارورہ ہی حالانکہ قارورہ ان سب چیزون کو نہین
کہتے بلکہ قارورہ اوسی شیشی کو کہتے ہین جسمین شربت رکھا جاوے اسیطرح ہمارے ملک مین
چارپائی اوسکو کہتے ہین جو چار پایہ کی ایک خاص چیز ایک ہیئت پر بنائی جاتی ہی حالانکہ
اسکے سوا صدہا چیزین موجود ہین اور اونکو چارپائی نہین کہتے۔ اور قرآن کے
معنی پڑھی جانیوالی چیز ہی حالانکہ فقط کلام خدا متلو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

اوسکے بعد صاحب ہدایہ نے صفحہ ۳۹۲ سے خمر کے متعلق سات حکم لقیہ بیان کیے ہین جنمین چوتھا موضع یہ کہ خمر نجس ہی مثل پیشاب کے نجاست غلیظہ کے ساتھہ۔ اور پانچوان موضع یہ ہی کہ خمر کا حلال جاننے والا کافر ہی۔ اور چھٹا موضع یہ ہی کہ خمر اہل اسلام کے حق مین قیمتی چیز نہین ہی۔ اور ساتوان موضع یہ ہی کہ اوس سے ہر قسم کا نفع لینا ممنوع ہی اور آٹھوان موضع یہ ہی کہ خمر کا ایک قطرہ بھی اگر کوئی پی لیوے تو اوسپر حد جاری ہوگی۔ اور نوان موضع یہ ہی کہ پکانے سے بھی اوسکی حرمت نہین جائیگی۔ اور دسوان موضع یہ ہی کہ اگر خمر سرکہ ہو جاوے تو جائز ہی۔

درمختار مع شامی صفحہ ۲۸۸ جلد ۵ مطبوعہ دہلی کتاب الاشربۃ هی جمع شراب والشراب لغۃ کل مائع یشرب واصطلاحا ما یسکر یعنی یہ کتاب اون چیزون کے بیان مین ہی جو پینے کی ہین اور اشربہ شراب کی جمع ہی اور لغت مین ہر پتلی چیز جو پینے کے قابل ہو اوسکو شراب کہتے ہین اور اصطلاح مین فقہا کے شراب وہ ہی جو نشہ لاوے۔ والمحرم منها اربعۃ انواع اور پینے کی چیزون سے چار قسمون کی شراب حرام ہی الاول الخمر وهی النی من ماء العنب اذا غلی واشتد وقذف ای رمی بالزبد ای الرغوۃ پہلی قسم کی شراب خمر ہی اور خمر انگور کا خام پانی ہی جب جوش مارے اور تیز ہو جاوے اور جھین لاوے وحرم قلیلها وکثیرها بالاجماع لعینها ای لذاتها اور اس شراب کا کم وزیادہ (ایک قطرہ یا پیٹ بھر) سب حرام قطعی ہی وفی قوله تعالی انما الخمر والمیسر الخ عشرۃ دلائل علی حرمتها مبسوطۃ فی المجتبی اور آیہ پاک انما الخمر الخ مین اللہ تعالے نے دس دلیلین اوسکی حرام ہونیکی بیان فرمائی ہین جو مجتبی مین بسط سے بیان ہوئی ہین وهی نجسۃ نجاسۃ مغلظۃ کالبول ویکفر مستحلها اور خمر سخت نجس ہی مثل پیشاب کے یعنی اگر پیشاب کسی چیز مین لگجاوے تو جیسے اوسکا دھونا واجب ہی اسیطرح خمر بھی ہی اور جو شخص خمر کو حلال جانے وہ کافر ہی ویسقط تقومها فی حق المسلم لا مالیتها فی الاصح۔ اور مسلمانون کے حق مین خمر کچھ بھی قیمتی چیز نہین ہی اور اوسکی کچھ مالیت ہی حتی لا یضمن متلفها ادغاصبها ولا یجوز بیعها

نہ آجاوے تو کیونکہ اوسپر ایسی حرمت کا حکم لگایا جائیگا جو قطعی ہے) چنانچہ اسی لیے فرماتے ہین
واحکام الشرع قطعیۃ فتناط بالنہایۃ کالحد واکفار المستحل وحرمۃ البیع اور احکام شرع
سے قطعی ہین لیس عمل در آمد اونکا موقوف ہوگا حالت یقینی پر یعنی جب تک سکر کا پیدا ہونا
یقین کے درجہ کو نہ پہونچے احکام شرعیہ جاری نہونگے) جیسے حد کا مارا جانا اور اوسکے
حلال جاننے والیکو کافر کہنا اور اوسکی بیع کا حرام ہونا یہی حال ہے تمام احکام شرعیہ قطعیہ
ہین کہ بدون یقینی حالت پیدا ہونیکے جیسے زانی کا حد مارا جانا کہ جب تک بجمیع شرائط
ثبوت زنا کا نہوگا حد جاری نہوگی یا جب تک کسی شخص کے نسبت ثبوت صریح کفر کا نہوگا
کافر نہ کہا جائیگا) وقیل یوخذ فی حرمۃ الشرب بمجرد الاشتداد احتیاطا اور ہمارے مشائخ
نے فرمایا ہے کہ صرف اشتداد ہی پیدا ہوجانے سے اوسکے پینے کی نسبت حرمت کا فتویٰ دینا
چاہیے کیونکہ احتیاط اسکا مقتضی یہی ہے۔ والثالث ان عینہا حرام غیر معلول بالسکر ولا
موقوف علیہ اور تیسرا موضع اون دس مواضع سے یہ ہے کہ اوسکا عین حرام ہے سکر سے معلول
نہین ہے اور نہ اوسپر موقوف ہے ومن الناس من انکر حرمۃ عینہا وقال ان السکر منہا حرام
لان بہ یحصل الفساد وہو الصد عن ذکر اللہ اور بعضون نے کہا ہے کہ خمر لعینہا حرام نہین ہے بلکہ
جسقدر کہ نشہ لاوے وہ حرام ہے کیونکہ سکر ہی سے فساد ہوتا ہے اور وہی خدا کے ذکر سے
باز رکھتا ہے اور تھوڑی پینے مین یہ سب باتین نہونگی تو اسقدر کا پینا جائز ہوگا اسپر صاحب
ہدایہ رد فرماتے ہین وہذا کفر لانہ جحود الکتاب فانہ سماہ رجسا والرجس ما ہو محرم العین
وقد جاءت السنۃ متواترۃ ان النبی علیہ السلام حرم الخمر وعلیہ انعقد الاجماع اور
یہ بات یعنی تھوڑی سی خمر پینے کو جائز کہنا کفر ہے اسلیے کہ ایسا کہنا خدا کی کتاب سے انکار کرنا ہے
کیونکہ اللہ تعالی نے اوسکو رجس (یعنی نجس) کہا ہے اور نجس وہ ہے کہ جسکا عین حرام ہے اور احادیث
متواترہ مین بھی آیا ہے کہ پیغمبر خدا نے خمر کو حرام کہا ہے اور اوسپر اجماع ہوچکا ہے (یہانتک پورے
صفحہ ۴۹۱ کی عبارت کا مضمون ہے۔

بالنبذ تیسری قسم کی شراب سکر ہی وہ تازہ خرما کا خام پانی ہی جب تیز ہو جاوے اور جھین لاوے
والرابع نقیع الزبیب وھو النی من ماء الزبیب لشرطہ ان یقذف بالزبد بعد الغلیان
والکل حرام اذا غلی واشتد چوتھی قسم کی شراب منقی کا خام پانی ہی جب جوش مارے اور
جھین لاوے اور یہ سب شرابین حرام ہین جب جوش ماریں اور تیز ہو جائین انکی بعد وہ شربت
کہ جنکا پینا حلال ہی اور جنکو صحابہ نے اور کبھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش
فرمایا ہی اوسکا بیان فرماتے ہین۔ والحلال منھا اربعۃ انواع الاول نبیذ التمر والزبیب
ان طبخ ادنی طبخۃ یحل شربہ وان اشتد وھذا اذا شرب منہ بلا لھو وطرب فلو شرب للھو
فقلیلہ وکثیرہ حرام وما لم یسکر اور چار قسم کی شرابین حلال ہین پہلی خرما اور منقی کی نبیذ جب
تھوڑی پکا لیجاوی بشرطیکہ نشہ نہ آنے پاوے اگرچہ تیز ہو جاوے اور یہہ حلت اوسوقت تک ہے کہ لہو ولعب
خیال نہو پی جاوے لیکن اگر کھیل تماشے کیواسطے ہو تو کم اور زیادہ سب حرام ہی یعنی اگر کوئی شخص
خرما یا منقے کی نبیذ بنا کر پیوے اور اوس سے اوسکی غرض کھیل تماشا نہو اور اوس مین نشہ نہو تو حلال ہے
اور لہو ولعب کیواسطے اگر کوئی ایسا کرے تو بیشک حرام اور ممنوع ہی۔ خلاصہ یہہ ہی کہ کوئی چیز
ہو مثلاً پانی شربت کھانا سرکہ۔ اچار۔ روٹی۔ گوشت وغیرہ لہو ولعب کی نظر سے کھاویگا
یا پیویگا تو بیشبہہ ممنوع ہی لیکن اگر دفع بھوک۔ پیاس۔ اور حصول قوت کے لیے کھاوے پیوے تو
حلال طیب ہی یہی حکم اوس نبیذ کا بھی ہی۔ فلو شرب ما یغلب علی ظنہ انہ مسکر فیحرم
لان السکر حرام فی کل شراب لیس اگر گمان غالب ہو کہ پینے سے نشہ آئیگا تو ضرور حرام
ہی کیونکہ سکر ہر شربت مین حرام ہی۔ والثانی الخلیطان من الزبیب والتمر اذا طبخ ادنی
طبخۃ وان اشتد یحل بلا لھو دوسری قسم حلال شراب کے خلیطان ہی یعنی منقی اور خرما
کا بھگویا ہوا پانی کچھ پکا لیا جاوے اگرچہ تیزی آجاوے حلال ہی بشرطیکہ اوس سے لہو ولعب مقصود نہو
یعنی اگر منقے اور خرما ملا کر شربت بنایا جاوے اور پکا کر پیا جاوے بشرطیکہ اوس مین نشہ نہ آوے تو حلال ہے
اسواسطے کہ پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ جب کسی چیز مین نشہ آجائیگا تو حرام ہو جائیگی یہانتک

لان الله تعالى لما نجسها فقد اهانها والتقوم يشعر بعزتها وقال عليه الصلوة والسلام ان الذي
حرم شربها حرم بيعها واكل ثمنها یعنی خمر ایسی بی قیمت چیز ہی کہ اگر اوسکو کوئی تلف کر دے
یا غصب کر لے تو اوسکا تاوان اوسکو نہین دینا ہوگا ۔ اور اوسکا بیچنا نہین جائز ہی کیونکہ
جب خدای پاک نے اوسکو نجس کہا تو اہانت کی اور ایسی حالت مین قیمت دار اوسکو ٹھہرانا
گویا عزت دینا ہی اور حضرت سرور عالم نے فرمایا ہی کہ جسکا پینا حرام ہی اوسکا بیچنا اور اوسکی
قیمت کہانا حرام ہی ۔ وحرم الانتفاع بها ولو لسقي دواب او لطين او نظر للتلهي او في دواء
او دهن او طعام او غير ذلك اور نفع لینا خمر سی (کسی طرح کا ہو) حرام ہی یہانتک کہ چارپایون کو
پلانا یا مٹی بھگونا یا اوسکی طرف بطور تماشا دیکھنا یا دوا مین یا تیل مین یا کہانے مین یا اور
کسی چیز مین ملانا سب حرام ہی الا لتخليل او لخوف عطش يقتل او الغصة فلو بقدر فسكر حد
لیکن سرکہ کی نفع لینا جائز ہی یا کوئی شخص ایسا پیاسا ہو کہ پیاس سے مر جانیکا خوف ہو تو پیاس
بجھنے کی مقدار تک پینا جائز ہی لیکن اگر اوس سے زیادہ پی لیگا اور نشہ آ جائیگا تو حد مارا جائیگا
ويحد شاربها وان لم يسكر منها ويحد شارب غيرها ان سكر ولا يؤثر فيه الطبخ الا انه
لا يحد فيما لم يسكر منه لاختصاص الحد بالنيء اور جو شخص خمر پئے اگر چہ نشہ نہ آوے تو حد
مارا جائیگا اور جو سوای خمر کے دوسری شراب پئے تو وہ نشہ آنیکی حالت مین حد مارا جائیگا اور
طبخ کو اوسمین سوای اسکے اور کوئی اثر نہین ہی کہ مطبوخ کا پینے والا اوسوقت حد مارا جائیگا
جب اوسکو نشہ آوے کیونکہ بلا نشہ کے حد کا مارا جانا شیرۂ انگور خام کے ساتھ مخصوص ہی
ولا يجوز بها التداوي ولو باحتقان او اقطار في احليل اور دوا کرنا اوس سے اگرچہ حقنہ کرنا
ہو یا پیشاب کے سوراخ مین ٹپکانا ہو نہ جائز ہی ۔ والثاني الطلاء وهو العصير يطبخ
حتى يذهب اقل من ثلثيه ويصير مسكرا دوسری قسم کی شراب طلا ہی وہ شیرہ ہی انگور کا
کہ پکایا جاوے یہانتک کہ دو ثلث سے کم جلے اور اوسمین نشہ آ جاوے ونجاسته كالخمر اور
اوسکی نجاست مثل خمر کے ہی ۔ والثالث السكر وهو النيء من ماء الرطب اذا اشتد وقذف

کا حال تو صرف خواص جانینگے لیکن عوام تو اوسکی تمیز کہان وہ ناحق مبتلا ہو جاوینگے - اور
دوا کے طور پر بہی استعمال کرتے رہینگے تو عادی ہو جاوینگے جسکا چہوڑنا دشوار ہوگا پس جو
شرطین امام صاحب نے لگائی ہین وہ نہ پائی جاوینگی اسلیئے بلا شرط اوسکی حرام ہونے پر اجماع
ہو گیا اس مضمون سے تمام کتب احناف مالامال ہین جسکا جی چاہے دیکہلے - اور یہ وجہ جو بیان
کی گئی ہے وہ بعید نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جب عوام مین کوئی امر جائز بہی پہیل جاتا ہے تو اونکی جہالت
سے ایسے امور ہونے لگتے ہین کہ وہ امر جائز بہی ناجائز ہو جاتا ہے اسیواسطے علماء دین صاف
صاف لکہتے ہین لان الفساق یجتمعون علی هذه الاشربة و یقصدون اللهو والسکر
لشربها یعنی اشربہ مذکورہ جو نشہ ہونے کے باعث جائز تہی اسوجہ سے حرام کردیگئی کہ احکام شرع
کو نہ جاننے والے مسلمان مجلسین جمع کرینگے اور اوسمین اشربہ مذکورہ کو بنظر لہو و لعب اور سکر
کے پینگے پہر کوئی دقیقہ اوٹہا نرکہینگے یہانتک کہ مسکرات بہی نچہوڑینگے - وان لبن
الابل اذا اشتد لم یحل عند محمد خلافا لهما والسکر منه حرام اور اونٹنی کا دودہ جب تیز
ہو جاوے تو امام محمد کے نزدیک حلال نہین ہے اور امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف کو اوسمین خلاف
کیا ہے اور جب نشہ آجاوے تو سبکے نزدیک حرام ہے -
اگرچہ مستفتی نے درمختار مع شامی کے صفحہ ۳۲ کی عبارت پوچہی تہی مگر ہمنے بنظر وضاحت صفحہ ۳۹
تک کی عبارت لکہی ہے تاکہ سمجہنے والے کو دقت نہو -
جامع صغیر مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۱۵۲ -
صاحب جامع صغیر یعنی امام محمد رح نے اول چار قسمین اشربہ محرمہ کی بیان کی ہین (جیسا کہ ہدایہ
کی عبارت مین گزرا) اوسکے بعد فرماتے ہین وما سوی ذلک من الاشربة فلا باس به اور علاوہ
ان چار شرابون کی اور کسی شراب کے پینے مین کوئی حرج نہین ہے پس مطلب اس عبارت کا
یہی ہے کہ ان چارون اشربہ محرمہ مین جوش اور تیزی آجانا اور جہاگ لانا یعنی نشہ پیدا ہونا
شرط ہے - اگر دوسری اشربہ مین یہ باتین پائی جائین تو اونکا پینا جائز ہے مگر چونکہ ظاہر عبارت

شبہ ہوتا ہی کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے جناب سرور عالم صلعم روایت کی کہ آپنے دونونکے جمع کرنیسے منع کیا ہی۔ لیکن چونکہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے خود خلیطان بناکر پیا ہی اور لوگونکو بناکر پلایا ہی اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ اول زمانہ مین ممانعت تہی پہر بعد اوسکے اجازت ہوگئی جیسا احادیث و آثار آئندہ سے معلوم ہوگا۔ ورنہ کیسے ہوسکتا ہی کہ ایسے صحابی جلیل القدر خود ہی ممانعت کی روایت کرین اور خود ہی اوس فعل کو اختیار کرین۔ والثالث نبیذ العسل والتین والبر والشعیر والذرۃ یحل سواء طبخ اولا بلا لہو وطرب تیسری قسم اوسکی نبیذ ہی شہد ورانجیر اور گیہون اور جو اور جوار کی۔ اور یہ حلال ہی پکائی جاے یا نہ پکائی جاے بشرطیکہ اوسکے پینے سے لہو ولعب منظور نہو۔ یعنی نبیذ ان سب چیزون کی بے شبہ جائز ہی بشرطیکہ نشہ نہو کیونکہ پہلے معلوم ہوچکا کہ نشہ والی کوئی شراب ہو حرام ہی۔ والرابع المثلث العنبی وان اشتد وھو ما طبخ من ماء العنب حتی یذھب ثلثاہ ویبقی ثلثہ اذا قصد بہ استمراء الطعام والتداوی والتقوی علی طاعۃ اللہ تعالی ولو للہو لا یحل اجماعا۔ اور چوتہی قسم حلال شراب کے انگوری مثلث ہی اگرچہ تیز ہوجاے اوسکی صورت یہ ہی کہ انگور کا پانی لیکر پکایا جاے یہان تک کہ دو ثلث جلجاے اور ایک ثلث رہجاے بشرطیکہ نشہ نہ آجاے کیونکہ معلوم ہوچکا کہ وہ حرام ہی اور مگر جب اوسکی پینے سے ہضم طعام یا دوا مقصود ہو یا اللہ تعالی کی طاعت وعبادت کی قوت منظور ہو۔ ورنہ لہو ولعب کے طور پر پینا اوسکا حرام ہی اور اوسپر اجماع ہی تمام اماموں کا یعنی ہرگز نہین جائز ہی اگرچہ نشہ بہی نہو وحرمھا محمد ای الاشربۃ المتخذۃ من العسل والتین ونحوھما مطلقا قلیلھا وکثیرھا وبہ یفتی ذکرہ الزیلعی وغیرہ واختارہ شارح الوھبانیۃ وذکر انہ مروی عن الکل اور امام محمد نے کہا ہی کہ اگرچہ نشہ بہی نہو تو بہی یہ سب چیزین حرام ہین تہوڑی اور بہت سب برابر ہین اور اسی قول پر فتوی ہی ذکر کیا اسکو زیلعی وغیرہ نے اور اختیار کیا اوسکو شارح وہبانیہ نے اور ذکر کیا کہ یہی قول کل کا ہی (یعنی امام ابی حنیفہ و امام محمد و امام ابی یوسف سب اسی کے قائل ہین) وجہ اسکی یہ سمجہنا چاہیے کہ قوت عبادت

اسکا حال تو صرف خواص جانینگے لیکن عوام کو اوسکی تمیز کہان وہ ناحق مبتلا ہو جاوینگے - اور
نہ اسکے طور پر جو استعمال کرتے رہینگے تو عادی ہو جاوینگے جسکا چھوڑنا دشوار ہوگا بس جو
شرطین امام صاحب نے لگائی تہین وہ نہ پائی جاوینگی اسلیئے بلا شرط اوسکی حرام ہونے پر اجماع
ہو گیا اس مضمون سے تمام کتب احناف مالامال ہین جسکا جی چاہے دیکھلے - اور یہ وجہ جو بیان
کی گئی وہ بعید نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ جب عوام مین کوئی امر جائز بہی پہیل جاتا ہے تو اونکی جہالت
سے ایسے امور ہونے لگتے ہین کہ وہ امر جائز بہی ناجائز ہو جاتا ہے اسیواسطے علمای دین صاف
صاف لکہتے ہین لان الفساق یجتمعون علی هذه الاشربة ویقصدون اللهو والسکر
بشربها یعنی اشربہ مذکورہ جو نشہ ہونے کے باعث جائز تہی اسوجہ سے حرام کردیگئی کہ احکام شرع
کو نہ جاننے والے مسلمان مجلسین جمع کرینگے اور اوسمین اشربہ مذکورہ کو بنظر لہو و لعب و سکر
کے پیئینگے پہر کوئی دقیقہ اوٹھا نرکہینگے یہانتک کہ مسکرات سے بہی نچھوڑینگے - وان لبن
الابل اذا اشتد لم یحل عند محمد خلافا لهما والسکر منه حرام اور اونٹنی کا دودھ جب تیز
ہو جاوے تو امام محمد کے نزدیک حلال نہین ہے اور امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف او سمین خلاف
کیا ہے اور جب نشہ آجاوے تو سبکے نزدیک حرام ہے -

اگرچہ مستفتی نے درمختار مع شامی کے صفحہ ۲۳ کی عبارت پوچہی تہی مگر ہمنے بنظر وضاحت صفحہ ۲۹ تک کی عبارت لکہی ہے تا کہ سمجہنے والے کو دقت نہو -

جامع صغیر مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۱۵۲ -

صاحب جامع صغیر یعنی امام محمد نے اول چار قسمین اشربہ محرمہ کی بیان کی ہین (جیسا کہ ہدایہ
کی عبارت مین گذرا) اوسکے بعد فرماتے ہین وما سوی ذلک من الاشربة فلا بأس به اور علاوہ
ان چار شرابون کی اور کسی شراب کے پینے مین کوئی حرج نہین ہے ہر چند مطلب اس عبارت کا
یہی ہے کہ ان چارون اشربہ محرمہ مین جوش اور تیزی آجانا اور جہاگ نالعینی نشہ پیدا ہونا)
شرط ہے - اگر دوسری اشربہ مین یہ باتین نہ پائی جاوین تو اونکا پینا جائز ہے مگر چونکہ ظاہر عبارت سے

شبہہ ہوتا ہی کہ عبداللہ ابن عمرؓ نے جناب سرور عالم صلعم سے روایت کی کہ آپنے دونونکے جمع کرنیسے
منع کیا ہی۔ لیکن چونکہ عبداللہ ابن عمرؓ نے خود خلیطان بناکر پیا ہی اور لوگونکو بناکر پلایا ہی اس سے
معلوم کرنا چاہیے کہ اول زمانہ مین ممانعت تھی پھر بعد اوسکے اجازت ہوگئی جیسا احادیث
و آثار آئندہ سے معلوم ہوگا۔ ورنہ کیسے ہوسکتا ہی کہ ایسے صحابی جلیل القدر خود ہی ممانعت
کی روایت کرین اور خود ہی اوس فعل کو اختیار کرین۔ والثالث نبیذ العسل والتین
والبر والشعیر والذرة یحل سواء طبخ او لا بلا لہو وطرب تیسری قسم اوسکی نبیذ ہی شہد و انجیر اور
گیہون اور جو اور جوار کی۔ اور یہ حلال ہی پکائی جاوے یا نہ پکائی جاوے بشرطیکہ اوسکو پینے سے لہو و لعب منظور
نہو۔ یعنی نبیذ ان سب چیزون کی بے شبہہ جائز ہی بشرطیکہ نشہ نہو کیونکہ پہلے معلوم ہوچکا
کہ نشہ والی کوئی شراب ہو حرام ہی۔ والرابع المثلث العنبی وان اشتد وھو ما طبخ من
ماء العنب حتی یذھب ثلثاہ ویبقی ثلثہ اذا قصد بہ استمراء الطعام والتداوی
والتقوی علی طاعۃ اللہ تعالی ولو للہو لا یحل اجماعا۔ اور چوتھی قسم حلال شرابکے انگوری مثلث ہی
اگرچہ تیز ہوجاوے اوسکی صورت یہ ہی کہ انگور کا پانی لیکر پکایا جاوے یہان تک کہ دو ثلث
جلجاوے اور ایک ثلث رہجاوے بشرطیکہ نشہ نہ آجاوے کیونکہ معلوم ہوچکا کہ وہ حرام ہی)
مگر جب اوسکی پینے سے ہضم طعام یا دوا مقصود ہو یا اللہ تعالی کی طاعت و عبادت کی قوت
منظور ہو۔ ورنہ لہو و لعب کے طور پر پینا اوسکا حرام ہی اور اوسپر اجماع ہی تمام اماموںکا
یعنی ہرگز نہین جائز ہی اگرچہ نشہ بھی نہو وحرمھا محمد ای الاشربۃ المتخذۃ من
العسل والتین ونحوھما مطلقا قلیلھا وکثیرھا وبہ یفتی ذکرہ الزیلعی وغیرہ واختارہ شارح
الوھبانیۃ وذکر انہ مروی عن الکل اور امام محمد نے کہا ہی کہ اگرچہ نشہ بھی نہو توبھی یہ سب چیزین
حرام ہین تھوڑی اور بہت سب برابر ہین اور اسی قول پر فتوی ہی ذکر کیا اسکو زیلعی وغیرہ
نے اور اختیار کیا اوسکو شارح وھبانیہ نے اور ذکر کیا کہ یہی قول کل کا ہی (یعنی امام ابی حنیفہ
و امام محمد و امام ابی یوسف سب اسی کے قائل ہین) وجہ اسکی یہ سمجھنا چاہیے کہ قوت عبادت

اسکے بعد صاحب ہدایہ امام ابو یوسفؒ اور امام اعظمؒ کے اقوال کی وجہ بیان کرتے ہین۔
ووجهه ان البقاء هذه المدة من غير ان يحمض لا لقوته وشدته فكان آية حرمته ومثل ذلك
مروى عن ابن عباس اور وجہ دس روز کی شرط کرنیکی یہ ہے کہ اتنی مدت تک شئی نہ بگڑنا ہونا
اوسکی قوت اور شدت کی دلیل ہے پس یہ نشانی اوسکی حرمت کی ہے اور اسکی مثل عبد اللہ بن
عباس سے روایت کی گئی ہے وابو حنیفة يعتبر حقيقة الشدة على الحد الذى ذكرنا فيما
يحرم اصل شربه وفيما يحرم السكر منه على ما نذكره ان شاء الله تعالى اور امام اعظم صاحب اعتبار
کرتے ہین حقیقت شدت کو اوس درجہ تک جو ہمنے ذکر کیا اون چیزون مین جسکا اصل پینا حرام
اور جسمین صرف نشہ حرام ہے چنانچہ ہم اوسکو ذکر کرینگے وابو یوسف رجع الى قول ابى حنيفة
فلم يحرم كل مسكر ورجع عن هذا الشرط ايضا اور ابو یوسفؒ نے امام اعظمؒ کے قول کیطرف
رجوع کی پس ہر مسکر کو حرام نہین کہا اور جو شرط لگائی تھی اوس سے بھی رجوع کی۔ اس مقام
پر چونکہ لم يحرم كل مسكر کے سمجھنے مین اکثر نافہمون نے مغالطہ کھایا ہے اور زبان طعنہ
دراز کی ہے اسلیے ضرور ہے کہ توضیح و تشریح اوسکی عام فہم کر دیجاوے پس جاننا چاہیے کہ معنی
اوسکی یہ نہین ہین کہ امام صاحب کسی مسکر کو حرام نہین کہتے بلکہ معنی اوسکی یہ ہین
کہ امام صاحب ہر مسکر کو عام طور پر بلا خیال اسکے کہ وہ مسکر فی نفسہ ہو یا مسکر بالعرض
حرام نہین کہتے۔ البتہ خمر یا دیگر مسکرات فی نفسہا کو قلیل ہون خواہ کثیر حرام کہتے ہین جیساکہ
اقوال سابق و لاحق سے بخوبی ثابت ہے اور اس سے سوا ہے اوس شخص کے جسنے آنکھ پر پٹی باندھ
لی ہوگی اور کوئی انکار نکریگا۔ باقی رہی مسکرات بالعرض جیسے نبیذ تمر۔ سرکہ قند۔ رب
نیشکر قند۔ زعفران۔ اجوائن وغیرہ جو بسبب کسی وجہ عارضی کے یعنی حد سے زیادہ کھائی
جاتی یا قصد لہو و لعب وغیرہ کے حرام ہو جاتے ہین اونکو قبل عارض ہونے وجہ حرمت کی حرام
نہین کہتے۔ اور یہ بات اونکی بسبب کمال فقاہت اور اعلی نظر کی ہے جسکا مقتضی یہی ہے
کہ کوئی چیز حلال بلا وجہ حرام نہ کہی جاوے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اشربہ کے مسکر فی نفسہ ہونیکی

تبادر ہوتا ہے کہ ان چاروں کے سوا کسی قسم کی شراب ہو جائز ہے اسواسطے صاحب ہدایہ اس
عبارت پر تعریض فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۴۹۳ جلد ۴
قالوا هذا الجواب على هذا العموم والبيان لا يوجد في غيره وهو نص على ان ما يتخذ من الحنطة
والشعير والعسل والذرة حلال عند ابي حنيفة رح ولا يحد شاربه عنده وان سكر منه
ولا يقع طلاق السكران منه بمنزلة النائم ومن ذهب عقله بالبنج ولبن الرماك وعن محمد رحمه الله
عليه انه حرام ويحد شاربه اذا سكر منه ويقع طلاقه اذا سكر منه كما في سائر الاشربة
المحرمة کہا ہے ہمارے مشائخ رح نے کہ اس عبارت جامع صغیر سے جیسا مضمون عام معلوم ہوتا ہے
ایسا امام محمد کی کسی کتاب میں نہیں ہے کیونکہ اس عبارت سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ گیہوں
جو۔ شہد اور جوار سے جو شراب بنائی جاوے وہ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک حلال ہے اور پینے والا اوسکا
اگر مست ہو جاوے تو حد بھی اوسپر جاری نہ کیجائیگی اور اس سے جو مست ہوا اوسکی طلاق بھی نہ
واقع ہوگی جسطرح سونیوالے اور اجوائن کھانیوالے اور گھوڑی کا دودھ پیکر مست
ہو جانیوالے کی طلاق نہیں واقع ہوگی حالانکہ امام محمد سے تو صحیح روایت ہے کہ یہ اشربہ بحالت
نشہ لانیکے حرام ہیں اور جو شخص اونکو پیکر مست ہو جاوے تو اوسپر حد جاری ہوگی اور
اوسکی طلاق بھی واقع ہوگی جیسا تمام اشربہ محرمہ میں ہے۔ اس تعریض سے یہ بات معلوم
ہوگئی کہ جیسا مضمون عام سمجھا جاتا تھا وہ نہیں ہے بلکہ جو اشربہ فی نفسہ مسکر ہوں انکا
حرام ہونا صحیح ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اونکے حرام ہونیکے قائل ہیں اور اوس شخص کے
طلاق بھی واقع ہوگی جیسا کہ قبل اسکے درمختار اور ردالمحتار سے معلوم ہوا اور آیندہ
آثار امام محمد سے ہم نقل کرینگے وقال فيه ايضا وكان ابو يوسف يقول ما كان من الاشربة
يبقى بعد ما يبلغ عشرة ايام ولا يفسد فاني اكرهه ثم رجع الى قول ابي حنيفة اور نیز جامع صغیر
میں ہے کہ ابو یوسف پہلے کہتے تھے کہ جو اشربہ بعد جوش اور تیزی کے دس دن تک باقی رہیں اور
ترش نہوں تو میں اوسکو مکروہ جانتا ہوں لیکن پھر امام اعظم رح کے قول کیطرف رجوع کی۔

ایسا شربت کہ مجھکو گھر پہونچنے مین تردد ہوا پس صبح کو مین اونکے پاس گیا اور اپنا واقعہ
بیان کیا تو فرمایا عبد اللہ ابن عمر نے کہ خرما اور منقے کے سوا تو ہمنے کوئی اور چیز نہین چھوڑی
تھی یعنی ان دونون کو ملانے سے تو کوئی حرج نہین ہے بہر حالت کے پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے
اس سے معلوم ہوا کہ خلیطین حرام نہین ہے ورنہ ایسے صحابی جلیل القدر اوسکا خود پینا یا اور ونکو
پلانا کب جائز رکھتے۔ وهذا من الخليطين وكان مطبوخا لان المروي عنه حرمة نقيع
الزبيب هو النيء منه اور یہی خلیطین ہے اور یہ مطبوخ تہا کیونکہ خود عبد اللہ ابن عمر سے خام
منقے کی نبیذ کی حرمت مین روایت منقول ہوئی ہے وما روي انه عليه السلام نهى عن
الجمع بين التمر والزبيب والزبيب والرطب والرطب والبسر محمول على حالة الشدة وكان ذلك
في الابتداء اور آنحضرت نے جو ممانعت فرمائی ہے خرما اور منقے یا منقے اور خرمای تر یا خرمای تر
اور خشک ملا کر نبیذ بنانے سے سو وہ ممانعت اوائل اسلام مین تھی جبکہ مسلمان محتاج تھے پھر ممانعت
اوسکی منسوخ ہوگئی ونبيذ العسل والتين ونبيذ الحنطة والذرة والشعير حلال وان لم يطبخ
وهذا عند ابي حنيفة وابي يوسف رحمهما الله اذا كان من غير لهو وطرب اور نبیذ شہد و
انجیر اور گیہون اور جوار اور جو کی اگرچہ پکائی نجاے تو بھی حلال ہے جبکہ اوس سے منظور لہو و
طرب نہو یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے وعصير العنب اذا طبخ حتى ذهب ثلثاه
وبقي ثلثه حلال وان اشتد وهذا عند ابي حنيفة وابي يوسف رحمهما الله۔ اور انگور کا
شیرہ اسقدر پکایا جاے کہ دو ثلث جلجاے اور ایک ثلث باقی رہجاے تو حلال ہے اگرچہ تیز ہوجا
ے کیونکہ محض تیزی موجب حرمت نہین ہے یہ امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا مذہب ہے۔
یہانتک عبارت کتب مسئولہ نقل کی گئی۔
اب جاننا چاہیے کہ جو ہدایہ اور در مختار مع شامی اور جامع صغیر سے منقول ہوا کہ خرما و منقی [illegible]
انجیر اور جو کے نبیذ اور طلا و مثلث اور خلیطان کو امام اعظم رحمہما اللہ [illegible]
ہین اوسکی اصل کیا ہے محض اونکا قیاس ہے یا کسی حدیث کی نص ہے اسکی نسبت [illegible]

اونکے نزدیک تین باتون کا ہونا ضرور ہے اول غلیان کا آنا دوسرے تیزی آجانا تیسرے پھین لانا لیس جبتک یہ تینون حالتین کسی شراب مین نہ آوینگی وہ اگرچہ کسی عارضی کے باعث کسیوقت مسکر کہی جاوے مگر مسکر فی نفسہ نہوگی نہ اوسکا قلیل و کثیر بغیر عارض ہوجانے وجہ حرمت کے حرام ہوگا ۔ اور اس شرط کا لگانا بہی کمال احتیاط پر دلالت کرتا ہے کیونکہ جبتک تینون حالتین نپائی جاینگی اوسمین یقینا سکر کا آنا نہین کہا جاسکتا نہ بغیر یقینی سکر کے وہ احکام قطعی شرعی جو اوسپر مبنی ہین لگائے جاسکتے جیسا قبل اسکے معلوم ہوچکا مثل اجرائے حد وغیرہ اور نیز آیندہ معلوم ہوگا کہ ایسے اشربہ جنمین ایک یا دو حالت تک پائی گئی ہے بعض اوقات جناب پیغمبر خدا اور اکثر صحابہ حبیب کبریا نے نوش فرمائی ہین ۔

پہر صاحب ہدایہ فرماتے ہین وقال فی المختصر ونبیذ التمر والزبیب اذا طبخ کل واحد منہما ادنی طبخۃ حلال وان اشتد اذا شرب منہ ما یغلب علی ظنہ انہ لا یسکر من غیر لہو ولا طرب وھذا عند ابی حنیفۃ وابی یوسف اور مختصر قدوری مین ہے کہ نبیذ خرما یا منقے کی جب تہوڑی سی پکالیجاے تو باوجود تیز ہوجانے کے حلال ہے جبتک گمان غالب ہو کہ نشہ نکریگی اور اوس سے کہیل تماشا منظور نہو یہ امام اعظم اور ابو یوسف کے نزدیک ہے پس جب گمان غالب نشہ کا ہو یا کہیل تماشا منظور ہو تو جائز نہین ہے وعند محمد والشافعی حرام والکلام فیہ کالکلام فی المثلث العنبی ونذکرہ انشاء اللہ تعالی اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک حرام ہے اور اسمین وہی کلام ہے جو انگوری مثلث مین ہے اور ہم اوسکو انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے ۔ ولا باس بالخلیطین لما روی عن ابن زیاد انہ قال سقانی ابن عمر شربۃ ما کدت اھتدی الی اھلی فغدوت الیہ من الغد فاخبرتہ بذلک فقال ما زدناک علی عجوۃ وزبیب ۔ اور خلیطین مین (یعنی خرما اور منقے ملا کر بنائی ہوئی نبیذ مین) کوئی حرج نہین ہے اسکے جواز کی وجہ یہ ہے کہ ابن زیاد سے روایت ہے کہ کہا اونہون نے کہ پلایا مجہکو عبداللہ ابن عمر نے (جو صحابی جلیل القدر ہین اور اونکا زہد و تقوی اور فقاہت اہل اسلام مین مشہور ہے)

بنائی ہوئی جسکو نقل کیا اسکو ابو داؤد و ترمذی نے۔

چوتھی حدیث عن ابن عباس قال کان ینبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الزبیب فیشربہ الیوم و الغد وبعد الغد الی مساء الثالثۃ ثم یامر بہ فیسقی الخدم او یہراق اخرجہ ابو داؤد ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کے پینے کیواسطے منقے کی نبیذ بنائی جاتی تھی جسکو آپ اوس دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن کی شام تک پیتے تھے بعد اوسکے خدمتگارون کو پلانیکا حکم دیتے تھے یا پھینکدی جاتی تھی یعنی ایک روز کی بنائی ہوئی دو روز تین روز تک نوش فرماتے تھے اور جب بچ جاتی تھی تو خادمونکو پلا دیتے تھے یا پھینکدی جاتی تھی نقل کیا اسکو ابو داؤد نے۔

پانچوین حدیث عن ابی حازم قال سمعت سہلا یقول اتی ابو اسید الساعدی فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرسہ فکانت امرأتہ خادمہم وہی العروس قال قالت اتدرون ما سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور اخرجہ البخاری۔ ابو حازم سے روایت ہے کہ مین سہل سے سنا کہتے تھے کہ ابو اسید ساعدی آئے تو بلایا آنحضرت صلعم کو اپنے نکاح مین اور اونکی بی بی لوگونکی خدمت بھی کرتی تہین اور دولہن بھی تھین کہا سہل نے کہ اونہین بی بی نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ پینے جناب سرور عالم صلعم کو کیا پلایا تھا میندرات کو خرمے بھگو رکھے تھے ایک برتن مین (یعنی اوسکی نبیذ پلائی تھی) نقل کیا اسکو امام بخاری نے۔

مبحث ثانی یعنی نبیذ بنانیکی اجازت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے

پہلی حدیث عن عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لیلۃ الجن ما فی اداوتک قال نبیذ قال تمرۃ طیبۃ وماء طہور وفی روایۃ الترمذی سالنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما فی اداوتک الخ اخرجہ ابو داؤد روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ جس رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنون کی تعلیم کیواسطے تشریف لیگئے تھے اور مین آپکے ہمراہ تھا آپنے فرمایا کہ اے عبد اللہ تیرے برتن مین کیا ہے کہا عبد اللہ نے کہ نبیذ ہے۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ خرما طیب ہے اور

علیحدہ بحث کیجاتی ہے کہ تہوڑی سمجھہ والا بہی سمجھہ لے اور کسیکو مغالطہ مین نہ ڈالے اور طعنہ دینے والونکا منہ بند ہو جاے
اور سمجھین کہ امام الائمہ سراج الائمہ پر طعن کرنا در اصل شارع پر الزام لگانا ہے جو اہل اسلام کی شان کے سراسر منافی ہے

اول نبیذ سرور عالم صلعم نے پی ہے یا نہین ـ
ثانی نبیذ بنانے کی آپ نے اجازت دی ہے یا نہین ـ
ثالث تیز نبیذ آپ نے پی ہے یا نہین ـ
رابع تیز نبیذ بنانے کی اجازت آپنے دی ہے یا نہین ـ
خامس صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے نبیذ مشتد پی ہے یا نہین ـ اور اجازت دی ہے یا نہین
سادس خلیطان کا جواز جناب سرور عالم صلعم اور صحابہ سے ثابت ہے یا نہین ـ
سابع مثلث اور طلا کا جواز ثابت ہے یا نہین ـ

بحث اول یعنی آنحضرت صلعم نے نبیذ پی ہے پہلی حدیث عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینبذ له فی تور من حجارة اخرجه النسائی روایت ہے جابرؓ سے کہ وہ فرماتی ہین کہ سرور عالم صلعم کے پینے کیواسطے نبیذ پتھر کے برتن مین بنائی جاتی تہی نقل کیا ہے اسکو نسائی نے
دوسری حدیث عن جابر بن عبد اللہ قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی
واسقاء ینبذ له فی تور اخرجه مسلم جابر ابن عبد اللہ
واسطے مشک مین نبیذ بنائی جاتی تہی اور جب
مین بنائی جاتی تہی نقل کیا ہے اسکو مسلم نے ـ
الت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء
عزلاه ننبذه غدوة ویشربه عشاء وننبذه عشاء ویشربه غدوة
اخرجه ابو داؤد والترمذی حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آپ فرماتی ہین کہ ہم جناب رسول اللہ صلعم کے پینے کیواسطے نبیذ مشک مین تیار کرتے تہے کہ بند کر دیا جاتا تہا اوسکا دہانا اور اوسمین عزلا یعنی ٹونٹی تہی جسکی بنائی ہوئی آپ شام کو پیتے تہے اور شام کی

روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے منع کیا خرمائے خشک اور منقے ملا کر نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ نبیذ
بناؤ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نقل کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے۔ پانچوین حدیث
عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنتبذوا الزهو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا
الزبیب والتمر جمیعا وانتبذوا کل واحد منهما علیحدة اخرجه مسلم۔ ابو قتادہ کہتے ہین کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ خرمائے نیم پختہ اور انگور ملا کر یا خرما اور منقے ملا کر نبیذ نہ بناؤ البتہ ہر ایک کے
علیحدہ علیحدہ نبیذ بناؤ نقل کیا اسکو مسلم نے۔

چھٹی حدیث عن ام سلمة ان عائشة قالت سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن البتع
فقال کل شراب اسکر فهو حرام اخرجه البخاری ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صدیقہؓ نے فرمایا کہ
سوال کیے گئے رسول اللہ صلعم شراب شہد سے تو فرمایا کہ جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے۔ نقل کیا
اسکو بخاری نے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبیذ شہد مین جبتک نشہ نہ پیدا ہو یعنی اس سے کہ تیز ہو جاوے حرام نہین ہے۔
اس بحث مین جو چند حدیثون سے دو چیز ملا کر نبیذ بنانیکی ممانعت نکلتی ہے اسکو معلوم کرنا چاہیے
کہ وہ ابتدای اسلام مین بسبب احتیاج اہل اسلام کے تنگی آخر کار جب وجہ نہ رہی تو یہ ممانعت
بھی جاتی رہی چنانچہ آئندہ معلوم ہوگا۔ اور نیز یہ تخصیص تنگی سے بھی باقی نہین ہے جیسا آئندہ معلوم ہوگا

مبحث ثالث یعنی تیز نبیذ آنحضرت صلعم نے پی ہے۔

پہلی حدیث اخبرنا زیاد بن ایوب ثنا هشیم قال اخبرنا العوام عن عبد الملک بن نافع قال قال
ابن عمرؓ رایت رجلا جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بقدح فیه نبیذ وهو عند الرکن و
دفع الیه القدح فرفعه الی فیه فوجده شدیدا فرده الی صاحبه فقال له رجل من القوم یا
رسول الله احرام هو فقال علی بالرجل فاتی به فاخذ منه القدح ثم دعا بماء فصبه فیه ثم رفعه
الی فیه فقطب ثم دعا بماء ایضا فصبه فیه ثم قال اذا اغتلمت علیکم هذه الاوعیة فاکسروا
متونها بالماء اخرجه النسائی خبر دی ہمکو زیاد ابن ایوب نے کہا کہ حدیث کی ہمسے ہشیم نے
کہا انہون نے کہ خبر دی ہمکو عوام نے جو روایت کرتے ہین عبد الملک ابن نافع سے کہا عبد الملک نے

پانی ظاہر ہی اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ پوچھا مجھسے آنحضرت صلعم نے آخر حدیث تک
نقل کیا اسکو ابو داؤد نے۔ دوسری حدیث عن ابی سعید الخدری قال نهی رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان یخلط بسرا بتمر او زبیبا بتمر او زبیبا ببسر وقال من شرب منکم فلیشرب
کل واحد منه فرداً تمراً فرداً او بسراً فرداً او زبیباً فرداً اخرجه النسائی۔ ابو سعید خدری فرماتے
ہین کہ آنحضرت نے منع فرمایا ہی نبیذ بنانی سے خرما پختہ اور خام ملاکر یا منقے اور خرما ملاکر یا منقے
اور خرمای خام ملاکر۔ اور فرمایا ہی کہ جسکو نبیذ پینے کا شوق ہو تو فقط اکیلے اکیلے کی نبیذ بناکر
پئیو یعنی خرمای پختہ فقط یا خرمای خام فقط یا منقے فقط کی۔ نقل کیا اسکو امام نسائی نے۔
تیسری حدیث عن عبد الله الدیلمی عن ابیه قال اتینا النبی صلی الله علیه وسلم فقلنا
یا رسول الله قد علمت من نحن ومن این نحن والی من نحن قال الی الله والی رسوله فقلنا یا رسول الله
ان لنا اعنابا ما نصنع بها قال زببوها قلنا ما نصنع بالزبیب قال انبذوه علی غداکم و
اشربوه علی عشاکم وانبذوه علی عشاکم واشربوه علی غداکم وانبذوه فی الشنان ولا
تنبذوه فی القلل فانه اذا تاخر عن عصره صار خلا۔ اخرجه ابو داؤد۔ عبد الله اپنے باپ
فیروز دیلمی سے روایت کرتے ہین کہ ہم آئے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پاس تو عرض کی ہمنے کہ یا رسول
الله صلعم آپنے دریافت کرلیا کہ ہم کون ہین اور کہان سے آئے ہین اور کسکی طرف آئے ہین۔
فرمایا حضرت صلعم نے کہ الله اور اوسکے رسول کیطرف آئے ہو۔ تب ہمنے عرض کی کہ یا رسول الله صلعم
ہمارے پاس انگور (یعنی کثرت سے اوسکے باغ) ہین تو ہم اونکو کیا کرین آپنے ارشاد فرمایا کہ اوسکا منقے
بناؤ (یعنی بہانتک درختون مین چھوڑ دو کہ منقے ہوجاوے) تب ہمنے عرض کی کہ ہم منقے کیا کرینگے فرمایا
آپنے کہ تم اوسکی نبیذ صبحکو بناؤ اور شام کو پیو اور شام کو بناؤ اور صبحکو پیو۔ اور نبیذ مشکونمین
بناؤ مٹکونمین مت بناؤ کیونکہ اگر مٹکونمین زیادہ عرصہ تک رہجائیگی تو سرکہ ہوجائیگی نقل کیا اسکو
ابو داؤد نے۔ چوتھی حدیث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنبذوا التمر
والبسر جمیعا وانبذوا کل واحد منهما علیحدة اخرجه النسائی وابن ماجه ابو ہریرہ سے

ولا دباء ولا حنتم وانتبذوا فی الجلد الموکا علیہ فان اشتد فاکسروہ بالماء فان اعیاکم فاهریقوه اخرجه ابوداؤد - ابو قموص زید بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھہ سے حدیث کی ایک شخص نے اون لوگونمین سے جو آنحضرت کی بارگاہ عالی مین حاضر ہوئے تھے قبیلہ سے عبد القیس کے اور ہو ف راویکا گمان ہے کہ جنہون نے حدیث بیان کی اونکا نام قیس بن نعمان ہے وہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نبیذ نہ بناکر ہو تم نقیر مین اور نہ کدو مین اور نہ تونبی مین اور نہ حنتم مین اور بناؤ تم مشک مین جسکا منہ بند کر دیا جاتا ہے اور پیو لیس اگر مشتد ہو جا تو پانی ڈالکر اوسکی تیزی توڑدو اور اگر مغلوب کرے تمکو لعینی نشہ پیدا ہو جاتا ہے) تو پھینکدو - اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ بجز نشہ کے اور کوئی وجہ حرمت کی نہین ہے نقل کیا اسکو ابو داؤد نے - دوسری حدیث عن ابن عباس قال ان وفد عبد القیس قالوا یا رسول اللہ فیما نشرب قال لا تشربوا فی الدباء ولا فی المزفت ولا فی النقیر وانتبذوا فی الاسقیۃ قالوا یا رسول اللہ فان اشتد فی الاسقیۃ قال فصبوا علیہ الماء قالوا یا رسول اللہ فان اشتد فقال لھم فی الثالثۃ والرابعۃ اھریقوه ثم قال ان اللہ حرم علی او حرم الخمر والمیسر والکوبۃ قال وکل مسکر حرام اخرجه ابو داؤد فی سننہ ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ عبد القیس کے قبیلہ سے کچھ لوگون نے (جو آنحضرت صلعم کے پاس آئے تھے) پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم کس کس مین نبیذ بناکر پیئین - ارشاد فرمایا کہ تونبی اور لاکھ دار برتن اور نقیر مین مت بناکر پیو بلکہ مشکونمین نبیذ بناؤ تب کہا اون لوگون نے کہ یا رسول اللہ اگر اوسمین تیزی ہو جائے تو کیا کرین آپنے فرمایا کہ اوسمین کچھ پانی چھوڑدو تب پوچھا لوگون نے کہ اگر پھر تیز ہو جاوے - آپنے وہی جواب دیا یہانتک کہ تیسری یا چوتھی دفعہ پوچھنے پر (جس سے مراد اون لوگون کی حالت سکر سے تھی) آپنے ارشاد فرمایا کہ پھینکدو اوسکو بعد فرمایا کہ بیشک مجھپر حقتعالی نے حرام کیا یا یون فرمایا کہ حقتعالی نے خمر اور قمار بازی اور طبل کا بجانا حرام کردیا اور فرمایا کہ کل نشہ لانیوالی چیزین حرام ہین نقل کیا اسکو ابو داؤد نے اپنی سنن مین پس معلوم ہوا کہ محض اشتداد سے نبیذ حرام نہین ہوتی تا وقتیکہ اوسمین سکر نہ آجائے -

کہ کہا ابن عمر رضی نے کہ میں نے دیکھا ایک شخص کو کہ نبیذ کا پیالہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس لایا اور آپ
اوس وقت کعبہ میں مقام رکن کے پاس تھے اور اوس شخص نے پیالہ آپکو دیا پھر جناب سرور عالم
صلعم نے پینے کے واسطے منہ میں لگایا تو اوسمین شدت پایا پس اوس شخص کو پھیر دیا تو ایک
شخص کہنے لگا یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے (یعنی تیزی آجانے سے کیا حرام ہوگئی) تب آپنے
فرمایا کہ بلاؤ اوس لانیوالیکو تو وہ شخص پیالہ لیے ہوے پھر آیا اور آپنے پیالہ لے لیا اور پانی منگا کر
اوسمین ملایا اور منہ میں لگایا تو منہ سکوڑ لیا اور پھر پانی منگا کر کچھ ملایا اوسکے بعد آپنے فرمایا
کہ اے لوگو جب یہ شراب جوش یا نبیذ تیز ہو جاے تو پانی ڈالکر اوسکی تیزی توڑ دو۔ نقل کیا
اسکو نسائی نے۔ اور امام ابو جعفر طحاوی نے اس حدیث کو طرق متعددہ سے روایت کیا ہے۔

دوسری حدیث اخبرنا الحسن بن اسمعیل بن سلیمان قال اخبرنا یحیی بن یمان عن
سفیان عن منصور عن خالد بن سعد عن ابی مسعود قال عطش النبی صلی اللہ علیہ وسلم حول
الکعبۃ فاستسقی فاتی بنبیذ من السقایۃ فشمہ فقطب فقال علی بذنوب من زمزم فصب علیہ ثم شرب
فقال رجل احرام ہو یا رسول اللہ قال لا اخرجہ النسائی وابو جعفر الطحاوی خبر دی ہمکو حسن
ابن اسمعیل ابن سلیمان نے کہا خبر دی ہمکو یحیی ابن یمان نے روایت کی اونہوں نے سفیان سے اونہوں
نے منصور سے اونہوں نے خالد بن سعد سے اونہوں نے ابو مسعود سے کہا کہ پیغمبر خدا صلعم کو پیاس لگی
اور آپ اوسوقت کعبہ شریف کے پاس تھے تو آپنے پانی مانگا پس ایک شخص نے نبیذ لاکر آپکو
دی پس سونگھا آپنے اور منہ سکوڑ لیا تب فرمایا آپنے کہ زمزم سے ایک ڈول پانی لاؤ پھر آپنے
اوسمین پانی ملایا اور پی لیا تب ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے
فرمایا کہ نہین۔ نقل کیا اسکو نسائی نے اور ابو جعفر طحاوی نے۔

بحث رابع یعنی تیز نبیذ بنانیکی اجازت آنحضرت صلعم نے دی ہے۔

پہلی حدیث عن ابی القموص زید بن علی قال حدثنی رجل کان من الوفد الذین وفدوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من عبد القیس یحسب عوف ان اسمہ قیس بن النعمان فقال لا تشربوا فی نقیر ولا مزفت

فرمایا کہ بھگو دو اوسکو صبحکو اور شام کو پیو اور شام کو بھگو دو اور صبحکو پیو۔ پس میں نے کہا کہ یا ام
المومنین چھوڑ دیں کہ تیز ہو جاتا ہے فرمایا کہ گھڑوں میں مت بناؤ اور مشکوں میں بناؤ کیونکہ اگر رات تک عصر
تک رہ جائیگی تو سرکہ ہو جائیگی۔ نقل کیا اسکو نسائی نے۔ پس تیزی کے جواب میں سکوت
فرمانا صاف اجازت ہے۔

چھٹی حدیث عن ابی بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم عن الاوعیۃ فانتبذوا
فیہ واجتنبوا کل مسکر اخرجہ ابن ماجہ ابو بریدہ سے روایت ہے اور وہ نبی صلعم سے روایت کرتے
ہیں کہ فرمایا آپنے کہ تمکو میں بعض برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا تو اب ان میں بنایا کرو اور بچتے
رہو کل نشہ والی چیز سے۔ نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف نشہ آجانیکی
حالت میں ممانعت ہے اور اسکے قبل تیزی وغیرہ موجب حرمت نہیں۔

بحث خامس یعنی صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین نے نبیذ مشتد پیا ہے اور اسکی اجازت دیتے ہیں
پہلا اثر قال معن سألت مالک بن انس عن الفقاع فقال اذا لم یسکر فلا بأس بہ معن فرماتے ہیں کہ
میں نے پوچھا مالک ابن انس سے دربارہ حلت اور حرمت شراب جو کے تو فرمایا کہ جبتک نشہ نہ لاوے
اوسکے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے وقال ابن الدراوردی سألنا عنہ فقال ما لا یسکر فلا بأس بہ
اخرجہ البخاری اور کہا ابن دراوردی نے (جو بخاری کے راوی ہیں) کہ پوچھا میں نے مالک ابن انس رضی سے
جو کی شراب کے بارہ میں تو فرمایا کہ جب تک نشہ نہ لاوے کوئی حرج نہیں ہے نقل کیا اسکو بخاری نے
اس سے معلوم ہوا کہ تیزی وغیرہ آنے تک کچھ حرج نہیں ہے صرف حالت نشہ میں حرج ہے۔

دوسرا اثر عن یحیی بن سعید سمع سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ
فلما قربہ الی فیہ کرہہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال ہکذا فافعلوا اخرجہ النسائی روایت
ہے یحیی ابن سعید سے سنا اونہوں نے سعید ابن مسیب سے کہ کہتے تھے کہ ملاقات کی ثقیف نے (ایک
قبیلہ کا نام ہے) شراب لیکر حضرت عمر رض سے پس مانگا اوس شراب کو آپنے پینے کیواسطے
جب منہ کے قریب لیگئے تو جھجک گئے (یعنی تیزی کے باعث سے منہ سکوڑ لیا) پس پانی منگا کر

تیسری حدیث عن ابی بردة عن ابیه انه قال بعثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا و معاذا الی الیمن فقلت انا بعثنا الی ارض کثیر شراب اهلها قال اشربا ولا تشربا مسکرا اخرجه ابو جعفر الطحاوی۔ ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ جناب سرور عالم صلعم نے مجھکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا تو مینے عرض کیا کہ ہملوگ ایسی زمین کیطرف واسطے بھیجے جاتے ہین کہ جہان شراب کثرت سے ہے۔ ارشاد ہوا کہ سب چیزین پینا باقی جسمین نشہ ہو اوس سے بچتے رہنا۔ نقل کیا اسکو امام ابو جعفر طحاوی نے۔

چوتھی حدیث عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی کنت نهیتکم عن نبیذ الاوعیة الا وان وعاء لا یحرم شیئا وکل مسکر حرام اخرجه ابن ماجة ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مینے جو تمکو فلان فلان برتنون مین نبیذ بنانے سے منع کیا تہا تو اب خبردار ہو جاؤ کہ برتن کسی چیز کو حرام نہین کرسکتا اور کل نشہ والی چیزین حرام ہین۔ نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے۔ یعنی بعض برتنون مین اگرچہ تیزی جلد آجاتی ہے مگر اوس تیزی کے پیدا ہو جانے سے وہ برتن اوسکو حرام نہین کرتا بلکہ جب نشہ پیدا ہو تو البتہ وہ حرام ہے قبل نشہ کے وہ حرام نہین ہے۔

پانچوین حدیث عن فیروز قال قدمت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا اصحاب کرم وقد انزل اللہ عزوجل تحریم الخمر فماذا نصنع قال تتخذونه زبیبا قلت فنصنع بالزبیب ماذا قال تنقعونه علی غدائکم وتشربونه علی عشائکم وتنقعونه علی عشائکم وتشربونه علی غدائکم قلت افلا نؤخره حتی یشتد قال لا تجعلوه فی القلل واجعلوه فی الشنان فانه ان تاخر صار خلا اخرجه النسائی فیروز دیلمی سے روایت ہے کہتے ہین کہ مین آیا خدمت مین جناب سرور عالم صلعم کی اور کہا مینے کہ یا رسول اللہ ہملوگ صاحب انگور ہین یعنی ہمارے باغ ہین جنمین کثرت سے انگور ہوتے ہین اور اللہ تعالی نے خمر کو حرام کر دیا تو اب اوسکو ہم کیا کرین فرمایا کہ چہوہارے بنا لو مینے عرض کیا کہ پہر ہم کیا کرینگے

چھٹا اثر عن نافع عن ابن علقمة قال امر بنبيذ له فصنع في بعض تلك المنازل فابطأ عليهم ليلة فاتى بطعام فطعم ثم اتى بنبيذ قد اخلف واشتد فشرب منه ثم قال ان هذا لشديد ثم امر بماء فصب عليه ثم شرب هو واصحابه اخرجهما ابو جعفر الطحاوي

روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہین ابن علقمہ سے کہا کہ ابن علقمہ نے اپنے پینے کے لیے نبیذ بنانیکا حکم دیا تو بعض منزلون مین بنائی گئی اور چھوڑ دیگئی اُنکو پس کھانا لایا گیا اور کھایا گیا پس اسکے بعد نبیذ لائی گئی کہ گاڑھی ہو گئی اور تیز ہو گئی تھی پس پیا اوسکو پھر فرمایا کہ یہ بہت تیز ہے پھر منگایا پانی اور ڈالا پھر اوسمین اور پی اور اونکے تمام ہمراہیون نے۔ نقل کیا ان دونون اثر کو ابو جعفر طحاوی نے۔

ساتوان اثر عن الضحاك ابن مزاحم قال انطلق ابو عبيدة فاراه جرا اخضر لعبد الله بن مسعود كان النبيذ له فيه اخرجه الامام محمد في الآثار في باب النبيذ الشديد

ضحاک ابن مزاحم سے روایت ہے کہا اونہون نے کہ چلے ابو عبیدہ رض تو بتایا اونکو پاس ہرا گھڑا یا مٹکا اور اسمین عبد اللہ ابن مسعود رض کے پینے کیواسطے نبیذ (شدید) تھی نقل کیا اسکو امام محمد نے آثار مین باب نبیذ شدید مین۔

آٹھوان اثر عن حماد عن ابراهيم انه كان يشرب الطلاء قد ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ويجعل له منه نبيذ فيتركه حتى اشتد ثم شربه ولم ير بذلك باسا اخرجه الامام محمد في الآثار

حماد سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم سے کہ ابراہیم طلاء پیتے تھے جسکا دو ثلث جل جاتا تھا اور ایک ثلث بچ جاتا تھا پھر اوسکی نبیذ بنا کر چھوڑ دیتے تھے یہانتک کہ تیز ہو جاتی تھی تب پیتے تھے اور اسمین کچھ مضائقہ نہین سمجھتے تھے۔ نقل کیا اسکو امام محمد نے آثار مین

نوان اثر عن علقمة بن قيس انه اكل مع عبد الله بن مسعود خبزا ولحما قال فاتينا بنبيذ شديد تنبذ له سيرين في جرة خضراء فشربوا منه اخرجه الامام محمد في الآثار

علقمہ ابن قیس سے روایت ہے کہ اونہون نے عبد اللہ ابن مسعود کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی پھر تیز نبیذ

اوسمین چھوڑ دیا تو اوسکی تیزی جاتی رہی اوسکے بعد فرمایا کہ اسطرح کیا کرو۔ نقل کیا اسکو نسائی نے

تیسرا اثر عن عتبة بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشربه عمر بن الخطاب قد خلل اخرجه النسائی
روایت ہے عتبہ ابن فرقد سے وہ کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ ایسی نبیذ پیتے تھے کہ تیزی کے باعث سرکہ ہو جاتی تھی۔ نقل کیا اسکو نسائی نے۔

چوتھا اثر عن حماد قال کنت اتقی النبیذ فدخلت علی ابراهیم وهو یطعم فطعمت معه فاتی بقدح من نبیذ فلما رای ابطائی عنه قال حدثنی علقمة عن عبد الله بن مسعود انه کان ربما طعم عنده ثم دعا بنبیذ له تنبذه سیرین ام ولد عبد الله فشرب وسقانی اخرجه الامام محمد فی الآثار باب النبیذ الشدید
روایت ہے حماد سے وہ کہتے ہین کہ مین بچتا تھا نبیذ کے پینے سے پس ایک روز مین جا پڑا ابراہیم کے پاس کہ وہ کھانا کھا رہے تھے پس کھایا مینے اونکے ساتھ اوسکے بعد نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا پس جب دیکھا اونہون نے کہ مین اوسکے پینے سے رکتا ہون تو فرمایا کہ مجھسے حدیث کی علقمہ نے اونہون نے روایت کی عبداللہ ابن مسعود سے (جو صحابی جلیل القدر ہین) کہ وہ یعنی خود علقمہ اکثر اوقات کھانا کھاتے تھے عبداللہ ابن مسعود کے ساتھ پس عبداللہ ابن مسعود منگاتے تھے اپنے خاص پینے کی نبیذ جسکو اونکے ام ولد سیرین بنائی رکھتی تھین پس خود پیتے تھے اور مجھکو پلاتے تھے۔ نقل کیا اسکو امام محمد نے آثار مین نبیذ شدید کے باب مین۔

پانچوان اثر عن همام بن الحارث عن عمر انه کان فی سفر فاتی بنبیذ فشرب منه فقطب ثم قال ان نبیذ الطائف له عرام فذکر شدة لا احفظها ثم دعا بماء فصب علیه ثم شرب منه
روایت ہے ہمام بن حارث سے وہ روایت کرتے ہین عمر بن الخطابؓ سے کہ آپ سفر مین تھے پس نبیذ آپکے پاس حاضر کی گئی تو پی آپنے اوسمین سے اور منہ سکوڑ لیا پھر فرمایا کہ طائف کی نبیذ مین شگفتگی ہے اور بیان کیا اوسکی تیزی کو جسکی نسبت راوی کہتا ہے کہ وہ الفاظ مین یاد نہین رکھتا۔ پھر پانی منگایا اور اوسمین ڈالدیا اور پی لی۔

لہ نزبیب فیلقے فیہ تمراوتمر فیلقی فیہ زبیب اخرجہ ابو داؤد۔ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت سے روایت ہی اوسنی روایت کی حضرت صدیقہ رضسی کہ جناب سرور عالم صلعم کے پینے کے واسطے نبیذ بنائی جاتی تہی اسطرح کہ اول منقی بھگویا جاتا تہا اوسکی بعد اوسمین خرما چھوڑ دیا جاتا تہا یا اول خرما بھگویا جاتا تھا اوسکی بعد اوسمین منقی ڈال دیا جاتا تھا نقل کیا اسکو ابو داؤد نے

پہلا اثر۔ اخرجہ ابن عدی من طریق عطا ابن ابی میمونۃ عن ابی طلحۃ وام سلمۃ انہما کانا یشربان نبیذ الزبیب والبسر یخلیطان فقیل لہ یا ابا طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ھذا قال انما نہی عن العوز فی ذلک الزمان کما نہی عن قران التمر۔ ابن عدی نے اس اثر کو نقل کیا ہی عطا ابن میمونہ کی طریقہ سے اور وہ ابو طلحہ اور ام سلمہ رض سے روایت کرتے ہین کہ یہ دونون آدمی (یعنی ابو طلحہ اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رض) پیتے تہی خرما ی خام اور منقی کی نبیذ اکٹھا بھگو کر تب بعض لوگون نے اون سے کہا کہ ای ابو طلحہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خلیطین سے منع کیا ہی اور آپ پیتے ہین۔ فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم نے اوس زمانہ مین لوگون کے احتیاج کے باعث منع فرمایا تہا جیسا کہ قران تمر سے منع فرمایا تھا۔

دوسرا اثر۔ اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم انہ قال لاباس لیشرب نبیذ التمر والزبیب اذ اخلطہما فانہما اذ اکرھہا لشدۃ العیش فی الزمن الاول کما کرہ السمن فی اللحم فاما اذا وسع اللہ تعالی علی المسلمین فلاباس بہما اخرجہ الامام محمد فی الآثار۔ ابو حنیفہ رح روایت کرتے ہین حماد سی اور وہ ابراہیم سی اونہون نے فرمایا کہ خرما اور منقی ملا کر نبیذ بنانا نہیں مچھ مضائقہ نہین ہی اور جو زمانہ اول مین دونون کا ملا کر نبیذ بنانا مکروہ کیا گیا تھا اوسکی وجہ یہ تہی کہ اول زمانہ مین لوگ تنگ حال تہی چنانچہ گوشت اور گھی کا ملانا بہی منع کیا گیا تھا لیکن حقتعالی نے مسلمانون کو فارغ البالی عطا فرمائی تو اب کوئی حرج اونکے ملانے مین نہین ہے نقل کیا اسکو امام محمد نے آثار مین۔

تیسرا اثر عن نافع عن ابن عمر انہ کان ینبذ لہ نبیذ الزبیب فلم یکن یسیتمرء فقال

جسکو سیرین نبی ستر گہر وین بنا یا تہا ہماری پینے کے واسطے لائی گئی۔ پس سب لوگون نے اوسمین سے پی۔ نقل کیا اسکو امام محمد نے آثار مین۔

بحث سادس یعنی خلیطان کا جواز آنحضرت صلعم او صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہی جاننا چاہیے کہ خلیطین اوس نبیذ کو کہتے ہین جو خرما او منقی ایک ساتھ بھگو نیسے بنائی جاے اوسکی نسبت جو احادیث ممانعت کی وارد ہوئین اوسکی وجہ بعض یہ بیان کرتے ہین کہ دونکے مخلوط ہونے سے بنسبت منفرد کے سکر جلد پیدا ہوجاتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ اوس زمانہ مین سب لوگ تنگی او قحط مین مبتلا تہے تو آنحضرت صلعم نے اغنیا کو جمع کرنے سے منع فرمایا تہا تاکہ ایک کو اپنے صرف مین لاوین اور دوسرے سے اپنے ہمسایہ کی دستگیری کرین او بعضونے کہا کہ ایک وقت مین جمع کرکے بھگونیسے منع کیا اگر ایک کو بھگو کر دوسرے کو اوسکی بعد بھگووین تو حرج نہین ہی بہر صورت یہ ممانعت ابتداے اسلام مین تہی اوسکی بعد پہر اجازت وارد ہوگئی اور خود جناب سرور عالم صلعم نے خلیطین نوش فرمایا اور صحابہ نے استعمال کیا او دوسرونکو پلایا اور جو احادیث ممانعت مین آئی تہین اون کی تاویل کی۔

پہلی حدیث۔ حدثتنی صفیۃ بنت عطیۃ قالت دخلت مع نسوۃ من عبد القیس علی عائشۃ فسألناها عن التمر والزبیب فقالت کنت اخذ قبضۃ من تمر وقبضۃ من زبیب فالقیہ فی اناء فامرسہ ثم اسقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ ابو داود فی سننہ حدیث کی ترجمہ سے صفیہ بنت عطیہ نے کہا صفیہ نے گئی مین قبیلہ عبد القیس کے چند عورتون کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رض کے پاس تو ہمنے پوچہا تمر اور زبیب کے نسبت (یعنی خرما اور منقے ملاکر نبیذ بنانیکی نسبت) حضرت صدیقہ رض نے فرمایا کہ مین ایک مٹہی خرما اور ایک مٹہی منقی لیکر پانی مین بھگو دیتی تہی (جب نبیذ تیار ہوجاتی تہی) پس ملکر مین جناب سرور عالم صلعم کو پلاتی تہی نقل کیا اسکو ابو داود نے اپنی سنن مین۔

دوسری حدیث عن امرأۃ من بنی اسد عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینبذ

الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ـ قیس ابن ابی حازم سے روایت ہے وہ روایت کرتے
ہیں ابو موسی اشعری سے کہ وہ (یعنی ابو موسی اشعری) ایسا طلا پیا کرتے تھے کہ جسکا دو
ثلث جلجاتا تھا اور ایک ثلث رہجاتا تھا ۔

چھٹا اثر ۔ عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیب وساله اعرابی عن شراب
یطبخ علی النصف فقال لا حتی یذهب ثلثاه ویبقی الثلث یعلی ابن عطا سے روایت ہے
کہا سنا میں نے سعید ابن مسیب سے اوسوقت جبکہ ایک اعرابی نے سوال کیا تھا کہ شراب
اگر نصف پکا لیجاے تو جائز ہے یا نہیں تب فرمایا سعید ابن مسیب نے نہیں جائز ہے مگر
جبکہ دو ثلث جلجاے اور ایک ثلث رہجاے ۔

ساتواں اثر ۔ عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی
الثلث فلا باس به یحیی ابن سعید روایت کرتے ہیں سعید ابن مسیب سے کہ کہا اونہوں
نے جب پکایا جاے طلا ثلث پر یعنی دو ثلث جلجاے اور ایک ثلث رہجاے تو اوسکے
پینے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

آٹھواں اثر ۔ عن بشیر بن المهاجر قال سالت الحسن عما یطبخ من العصیر قال ما
تطبخه حتی یذهب الثلثان ویبقی الثلث ۔ بشیر ابن مہاجر سے روایت ہے کہا پوچھا میں نے
حضرت حسن بصری سے شیرہ انگور کے پکانیکی بابت کہا نہ پکاؤ اوسکو مگر یہاں تک کہ دو ثلث جلجاے
اور ایک ثلث رہجاے ۔

نواں اثر ۔ عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالک یقول ان نوحا صلی الله علیه
وسلم نازعه الشیطان فی عود الکرم فقال هذا لی وقال هذا لی فاصطلحا علی ان لنوح
ثلثها وللشیطان ثلثیها انس ابن سیرین سے روایت ہے کہا سنا میں نے انس ابن مالک سے
کہتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے شیطان نے درخت انگور کے بارہ میں جھگڑا کیا پس حضرت
نوح نے کہا یہ میرا ہے اور کہا شیطان نے یہ میرا ہے پس صلح ہوئی اسبات پر کہ حضرت کا ثلث ہے

للجارية اطرحي فيه ثمرات اخرجه الامام محمد في الاثار نافع سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین ابن عمر رضی سے کہ منقی کی نبیذ عبد اللہ ابن عمر رضی کیلئے بنائی جاتی تھی تو اونکو موافق مزاج نہین آتی تھی لیس وہ اوس مین کچھ ملانے کا حکم دیدیا کرتے تھے اور چھوڑ دیا کرے۔ نقل کیا اسکو امام محمد نے آثار مین۔

مبحث ثالث یعنی مثلث وطلا کا جواز ثابت ہے

پہلا اثر۔ عن سوید بن غفلة قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عماله ان ارزق المسلمین من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه سوید ابن غفلة سے روایت ہے کہ لکھا حضرت عمر ابن الخطاب رضی نے اپنے بعض عاملون کے پاس کہ روزی دو یعنی پینے دو مسلمانون کو ایسی طلا کہ جسکا دو ثلث جلگیا ہو اور ایک ثلث رہگیا ہو۔

دوسرا اثر۔ عن ابن سیرین ان عبد اللہ بن یزید الخطمی قال کتب الینا عمر بن الخطاب اما بعد فاطبخوا شرابکم حتی یذهب منه نصیب الشیطان فان له اثنین ولکم واحد۔ ابن سیرین سے روایت ہے کہ عبد اللہ ابن یزید خطمی نے کہا کہ عمر ابن الخطاب نے ہمارے پاس لکھا بعد حمد ونعت کے معلوم ہو کہ پکاؤ اپنی شرابون کو اتنا کہ شیطان کا حصہ نکلجاے کیونکہ اوسکا دو حصہ ہے اور تمہارا ایک حصہ۔

تیسرا اثر۔ عن الشعبی قال کان علی رضی اللہ عنه یرزق الناس الطلاء یقع فیه الذباب ولا یستطیع ان یخرج منه شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی روزی دیتے تھے (یعنی پلاتے تھے) لوگونکو ایسا گاڑھا طلا کہ جسمین مکھی پڑے تو نکل نہین سکتی تھی۔

چوتھا اثر۔ عن سعید بن المسیب ان ابا الدرداء کان یشرب ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ ابو درداء رضی (صحابی) پیا کرتے تھے ایسا طلا کہ جسکا دو ثلث جلجاتا تھا اور ایک ثلث رہجاتا تھا۔

پانچوان اثر۔ عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسی الاشعری انه کان یشرب من

اور شیطان کا دو ثلث ہے۔

نسائی وان اشر عن عبد الملک بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبد العزیز ان لا
تشربوا من الطلاء حتی یذہب ثلثاہ ویبقی ثلثہ وکل مسکر حرام۔ عبد الملک بن طفیل جزری سے
روایت ہے کہ کہا لکھا ہمارے پاس عمر ابن عبد العزیز نے مت پیو طلا کو نہ پینا جب تک جل جاوے دو ثلث
اور رہجاوے ایک ثلث۔ اور سب نشہ لانے والی چیزیں حرام ہیں۔ نقل کیا ان سب آثار کو
امام نسائی نے اپنے سنن میں۔

بخاری ورای عمر وابو عبیدة ومعاذ شرب الطلاء علی الثلث۔ جائز کہا
حضرت عمر اور ابو عبیدہ اور معاذ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسے طلا کا پینا جسکا دو ثلث
جل جاوے اور ایک ثلث رہجاوے۔

وشرب البراء وابو جحیفة علی النصف اور حضرت براء بن عازب اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہما نے
ایسا طلا پیا ہے کہ جسکا نصف جلا تھا اور نصف رہگیا تھا۔ نقل کیا اسکو بخاری نے۔

ان مباحث میں خوف طوالت کے باعث اگرچہ تھوڑی تھوڑی احادیث و آثار نقل کیے گئے
مگر تمام صحاح اور کتب احادیث وسنن بھری ہیں جنکی گنتی اہل زمانہ [illegible] نہیں ہوسکتا لیکن
اسقدر [illegible] جنکا جواز اور استعمال ثبوت با حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبار اور
تابعین اخیار رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہو گیا امام صاحب نے جائز کہے ہیں اور کیا خلاف
کیے ہیں باقی رہا مفتری اگر ناحق الزام لگا دے تو اوسکا کیا علاج ہے کیونکہ سعدی نے کہا ہے
توانم چارہ کردن کہ باشد بدگوہر او نہ بیند + لیکن مفتری را چارہ نیست + کہ او از خود سخن را آفرینند

مسکرات کے باب میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

اگرچہ اسکے قبل اکثر مقامات سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا معلوم ہوا کہ ہرگز امام ممدوح مسکرات کے حلت
کے قائل نہیں ہیں اور جن چیزوں کو حلال فرماتے ہیں وہ ہرگز مسکر نہیں ہیں چنانچہ احادیث و آثار
ماتقدم سے اون چیزوں کا جواز بلکہ استعمال جناب سرور عالم صلعم اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم

اور مین نے منع کیا تھا تم لوگون کو کہ اضحیہ کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ رکھو تو اب اجازت ہے جب تک چاہو رکھو اور کھاؤ۔ اور تین روز سے زیادہ گوشت رکھنے کی ممانعت منیج اس وجہ سے کی تھی تا کہ ہم لوگون مین سے جو غنی ہین وہ فقیرون کو دل کھول کر تقسیم کر دین اور مین نے تم لوگون کو منع کیا تھا کہ نبیذ تونبی اور حنتم اور لاک دار برتن مین مت بناؤ تو اب اجازت دیتا ہون کہ جس برتن مین چاہو بنا کر پیو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال اور حرام نہین کر سکتا۔ اور مسکر مت پیو۔ امام محمد فرماتے ہین کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ بھی یہی کہتے ہین۔

پہلا اثر۔ محمد قال اخبرنا ابو حنیفة عن الھیثم عن ابن مسعود انه اتاه رجل به صفر فساله عن السکر فنهاه قال محمد وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة امام محمد نے فرمایا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہ نے روایت کی اونہون نے ہیثم سے اونہون نے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ آیا اونکے پاس ایک مرد جسکے چہرہ پر زردی تھی پس پوچھا اوسنے عبد اللہ بن مسعود سے نشہ کی بابت تو منع کیا اوسکو۔ امام محمد فرماتے ہین کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے۔

دوسرا اثر محمد قال اخبرنا ابو حنیفه عن حماد عن ابراهیم عن ابن مسعود قال ان اولادکم ولدوا علی الفطرة فلا تداوهم بالخمر ولا تغذوهم بها ان الله لم یجعل فی الرجس شفاء وانما اثمهم علی من سقاهم قال محمد وبه ناخذ وھو قول ابی حنیفة رح امام محمد فرماتے ہین کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہ نے روایت کی اونہون نے حماد سے اونہون نے ابراہیم سے اونہون نے عبد اللہ ابن مسعود رض سے کہ فرمایا لوگون سے مخاطب ہوکر کہ تمہاری اولاد دین اسلام

لوگون کی کیا حالت ہی لوگون نے عرض کی کہ یہ حالت انکی اوس شراب کے باعث سے ہی جسکو یہ لوگ بنا کر پیا کرتے ہین پوچھا آپنے کس برتن مین بناتے ہین۔ لوگون نے عرض کی کہ تونبی اور حنتم اور لکڑی کے برتن مین پس آپ نے اون برتنون مین بنا کر پینے سے منع فرمایا۔ پھر جب آپ غزوہ تبوک سے لوٹ کر اوس قوم کے پاس پہونچے تو اون لوگون نے بدہضمی کی شکایت کی (جو اونکو نئے برتن مین بنا کر پینے سے ہوتی تھی) اوس وقت جناب پیغمبر خدا صلعم نے اونکو پھر اونہین برتنون مین بنا کر پینے کی اجازت دیدی اور منع کیا اونکو مسکر کے پینے سے۔ امام محمد فرماتے ہین کہ امام ابو حنیفہ بھی اسی کے قائل ہین۔

دوسری حدیث محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد عن ابن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ولا تقولوا ھجرا فقد اذن لمحمد فی زیارۃ قبر امہ وعن لحوم الاضاحی ان تمسکوھا فوق ثلثۃ ایام فامسکوھا ما بدا لکم وتزودوا فانما نھیتکم لیوسع موسعکم علی فقیرکم وعن النبیذ فی الدباء والحنتم والمزفت فاشربوا فی کل ظرف فان الظرف لا یحل شیئا ولا یحرمہ ولا تشربوا المسکر قال محمد وبہ ناخذ وھو قول ابی حنیفۃ رض امام محمدؒ نے کہا خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہؒ نے کہا حدیث کی ہم سے علقمہ ابن مرثد نے اونہون نے روایت کی ابن بریدہ سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے حضرت نبی صلعم سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ مین تمکو منع کرتا تھا قبر کے زیارت سے تو اب تم لوگ قبر کی زیارت کیا کرو اور بیہودہ باتین نہ بکو بہ تحقیق اجازت دیگئی تمھارے نبی کو اپنے مان کے قبر کے زیارت کے واسطے

ہے پیدا ہوتی ہے تو خمر سے اونکی دوا نہ کرو اور نہ دوا اونکو پلاؤ اور بیشبہہ حق تعالی نے
نجس چیزوں میں شفا نہیں دی ہے اور جو اپنے لڑکونکو پلائیگا اوسکا گناہ ویسا ہی ہوگا جیسا پینے کا ہوگا
امام محمد فرماتے ہیں کہ اسیکو اختیار کیا ہے ہم لوگوں نے اور یہی قول ابو حنیفہ رح کا ہے۔

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال والیہ المبدء والمآل

کتبہ مضطرب البال متشتت الحال علی سبیل الاستعجال الراجی غفران ربہ ذی العز
والجلال المسمی بعبد العلیم والمکنی بابی الامجد بن ذی المجد العالی والفضل والجاہ الشیخ
محمد باب اللہ المبارکفوری الاعظمگڈھی داعیا الی اللہ العظیم خاشعا متضرعا بوجہہ الکریم
ان یفتح علینا ابواب رحمتہ التامۃ وعلی جمیع المومنین والمومنات ربنا افتح بیننا وبین
قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

تمت

قطعہ سال تصنیف و طبع از محمد علی وکیل قاری سہرولوی

۱۲۹۱

عجب نماند کہ در زعم خود سفیہان را | باہتمام امام ہدی ثواب آمد
ز عقل و فہم مگر مدعی کند امام | بجز چہار جو او ہمہ سراب آمد
پی وانحیں ہفوات و دروغ لایعنی | زبان شان بقلم داد و در کتاب آمد
جہان فیض کہ عبد العلیم ذی الفضل ست | رسالہ گفت بروئش کہ انتخاب آمد
زہی رسالہ کہ نصرت بدین حق از وے | خوشا بیان کہ ز سرتا بپا صواب آمد
ز بہر دیدۂ حوران نور در نظر افروز | برای شپرہ چشمان چو آفتاب آمد
بحق حق طلبان تو ہست سوی افزا | بقلب مردہ دلان ہیچ در کتاب آمد

منہ کی لغمانیون پر آنے لگے
اس غرض سے کہ ہم بہی ہون مشہور

صاحب علم و فضل عبد علیم
رکھے اونکو ہمیشہ حق مسرور

خوب پیچھے پڑے سفیہون کے
اعتراض اونکے کر دیے کافور

واقعی لکھی بے عدیل کتاب
چشم انصاف کے لیے ہے نور

مجھسے صابر نے کی جو فرمایش
لکھو تاریخ ای فگار ضرور

ملہم غیب نے یہ فرمایا
واہ کیا خوب ہے کتاب طہور

سنہ ۱۳۰۹ھ

اعلان

واضح ہو کہ یہ کتاب بہت قلیل زمانہ مین مولف علامہ نے تالیف کی اگر موانع نہ
پیش آتے تو قریب ایک سال کے گذرا ہوتا کہ ناظرین کے ملاحظہ مین آچکی ہوتی
سبب لتعویق یہ ہوا کہ اول مطبع انوار محمدی مین چھپوائی گئی صاحب مطبع نے